

اگر لوگوں کو ہمیں فوج دے پاؤ گے تو ہمیں ملو تو سلی کا بتایا ہمارے

ریو وافر

یعنی

دن کے مذاہب پر

جلد ۱۰۸ بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۸ء نمبر ۱۲

فہرست مضامین

۴۷۶-۴۷۲	جلد ۱۰۸	۴۶۱-۴۶۶	ہندی آخری آخری
۴۷۸-۴۷۷	صدر انجمن احمدیہ	۴۶۴-۴۶۱	دیشیوی کا پورا ہونا
۴۸۰-۴۷۷	قرآن کریم کا جدید	۴۶۴-۴۶۱	اٹھارہ سو سال کے خدا
۴۸۰-۴۷۷	ترجمہ (فتح الحمید)	۴۶۶-۴۶۵	کو انسان بنائیں تجویز
۴۸۰-۴۷۷	کچھ اپنی نسبت	۴۶۶-۴۶۵	اسلام کی ترقی
۴۸۰-۴۷۷	ضروری اعلان دکن بونکی قیمت	۴۶۶-۴۶۵	لارڈ کرومر کے الزامات اسلام
۴۸۰-۴۷۷	صفحہ دبائل تیج	۴۶۶-۴۶۵	اور مسلمانوں کے خلاف

قادیان طبع گورداسپور سے ۲۰- دسمبر ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کے انتظام و شائع ہوا۔ چند سالانہ عالمی طلباء و علم

ضروری اعلان (کتابوں کی قیمت میں تخفیف)

صدر انجمن احمدیہ سالانہ جلسہ کی تقریب پر ۲۵- دسمبر سے ۳۱- دسمبر ۱۹۵۸ء تک ہر دوپونے گزین کی کتابیں نصف قیمت پر فروخت ہونگی۔ تاہم انہما کی مذکورہ بالا پر جو احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جتنی کتابیں خریدنی چاہیں نصف قیمت پر خرید سکتے ہیں۔ میگزین اُردو کی سابقہ جلدیں بھی ان دنوں میں نصف قیمت پر یعنی بلا جلد فی جلد عہ پر پل سکیں گی۔ یہ رعایت صرف چھ دنوں کے لیے ہوگی۔ جو احباب چاہیں اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ کتابیں صرف نقد قیمت پر دیجاویں گی۔ کتابوں اور میگزین کی جلدوں کی ایک فہرست اس رسالہ کے اخیر موجود ہے وہاں سے دیکھ لی جاوے۔ نوٹ۔ جو کتابیں مدرسہ کے لیے خریدی جاتی ہیں یا چھپوائی جاتی ہیں وہ نصف قیمت پر نہیں دیجاویں گی۔

صحیفہ ۱: انہیں معارف حیدر آباد کن (چادر گھاٹ) کا علمی اطلاق۔ تاہم یہ تمدنی۔ ادبی مابہواری رسالہ ایک عمدہ فرانسیسی ناول کا ترجمہ بیٹے ہوئے۔ ۵۲ صفحات کے حجم سے بالاتر اہم شائع ہوا ہے۔ ایک لائق و فاضل ٹوگری یا نعتہ جماعت اسکو دلچسپ بنائیکلی کوشش میں معروف ہر علاوہ نشر کے دلچسپ ہیں جس سے اُردو دلچسپ میں تازہ روح پھونکی جاتی ہے۔ ادبی اور ادبی ہوتی ہیں ملک کے مشہور معروف سائل و اخبارات نے نہایت کشادہ دلی سے اسکا خیر مقدم کیا اور دعوتہ افراہیزہ کی ہے ہیں ہر عام قیمت سالانہ تین روپیہ مع مصدا لڑاک۔ مینبر رسالہ صحیفہ حیدر آباد کن (چادر گھاٹ) سے طلب فرمادیں۔

قاعدہ ۱: یسنا القرآن ۱: جو بچوں کے لیے تیار ہوا ہے۔ جو تھنی دفعہ بعد ضروری ترمیم چھپکے تیار ہوگی۔ ہر عربی کے ہر دو حصے اکٹھے چھاپے گئے ہیں قیمت فی قاعدہ ۱۰ روپے۔
(مینبر میگزین سے طلب کرو)

بیگن بن کی سرفراز خدمت ہو۔ (محمد علی)

الحظیدہ ۱: ایک علمی و ادبی کتاب ہے جس میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کی قیمت میں تخفیف دی جا رہی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے والے کو مطلع کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مہدی آخر زمان

پیشگوئی کا پورا ہونا

علامات جو ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور زندگی
میں پوری ہوئیں



(ماخذ سلسلہ کیلیے ریویو آف ریلیجنز، مابست اذ ذہب شریعہ)

ح۔ احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعود ایک پُر امن سلطنت کے عہد میں پائے
ہوگا۔ لکھا ہے کہ اُنکے زمانہ میں اسعدِ امن ہوگا کہ کبریٰ اور شیرا کیبؑ ماٹ پر بانی بنیں گے۔
ایک حدیث میں ہے تا من الیہا تم السباح (رواہ حاکم) یعنی مہدی کے زمانہ میں چار پائے
درندوں سے امن میں آجائیں گے۔ یہ بات خدا نے تعالیٰ نے سلطنتِ برطانیہ کے ذریعہ
پوری کر دی جسکے عہد میں ایسا امن ملک میں پایا جاتا ہے کہ اسکی نظیر وعودنا شکل ہر سلطنت
برطانیہ کا ہند کی پہلی سلطنتوں کے ساتھ مقابلہ کرو۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ پنجاب میں سکھ
حکومت کرتے تھے اُنکے راج کے ساتھ موجودہ سلطنت کا مقابلہ کروا دینا میں جسقدر حکومتیں
آجکل انگریزی نسل کے سوا اور لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اُنکے ساتھ انگریزی حکومت کا مقابلہ کرو

پھر تجھیں یقین ہو جائیگا کہ انگریزی سلطنت ایک بے نظیر الٰہی حوت ہے اور جو اس میں آجکل اس سلطنت کے سایہ میں حاصل ہو وہ پہلے کبھی حاصل نہیں ہوا۔

ط۔ حدیث میں ہے تعلق الارض افلاذ کبدہا (رواہ حاکم) یعنی زمین اپنے اندر کے بوجہ باہر صیقل پائی گی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں دنیا کے مختلف حصوں میں ہزار ہا کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ کوئلہ سوئے۔ لوسہ اور دوسری دھاتوں کے پہاڑ زمین میں مدفون تھے جو آجکل نکالے جا رہے ہیں۔ کوئلہ ہی دیکھ لو دنیا میں کس قدر خرچ ہو رہا ہے دنیا میں جس قدر جہاز۔ ریلیں اور مختلف قسم کی ٹرکس ہیں وہ اسی کوئلہ پر چلتی ہیں اور انصرفت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ کا پاک کلام حیرت انگیز طور پر پورا ہوا۔

ح۔ ایک علامت ہمدی کی یہ ہو کہ اس کے ظہور سے پہلے ارتداد کے فتنے بہت ہو چکے یعنی بہت لوگ دین اسلام سے خارج ہو چکے۔ حدیث حسن خان حج الکرامہ صفحہ ۴۵ پر مندرجہ ذیل روایت درج کرتا ہے۔ اگر زمانہ از دنیا گیری و زوال بیتہ و زوال کندہ اسے تعالیٰ اس روز آنا کہ پیارا شود کہ کو آرزوی کند اور امت و لیکن پیش از و سے فتن است بدترین فتن شام کند و اس مرد و فتن و صبح کند و کافراست۔ یعنی ہمدی کے ظہور سے پہلے بڑے سخت فتنے ہوں گے۔ ارتداد اس کثرت سے ہو گا کہ شام کا ایک شخص مسلمان ہو گا اور صبح کے وقت وہ اسلام خارج ہو گا کہ اگر اختیار کرے گا۔ یہ علامت بہت اس زمانہ کے کبھی ظہور میں نہیں آئی گی کیونکہ اسی زمانہ میں لاکھوں انسانوں نے اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت کو اختیار کیا۔

ل۔ از اجماع ایک علامت یہ ہے کہ ان دونوں میں زلزلے بہت آئیں گے و عظیم ہونچ صفحہ ۴۵۔ اقرب الساعہ صفحہ ۶۔ حدیث الغاشیہ صفحہ ۴۹۔ حدیث حسن خان لکھتا ہے وانا نحمہ کثرت زلازل و اختلافات است در اقطار ارض یعنی ہمدی کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں کثرت سے زلزلے آئیں گے اور لوگوں میں باہم ٹٹا اختلاف ہو گا۔ مجھے اس امر کے بیان کرنا کی ضرورت نہیں کہ یہ علامت بھی ایسی صفائی ہو

پوری ہوئی کہ کوئی شخص اس کے پورا ہونے کا انکار نہیں کر سکتا۔ اس پر بعد کہ یہ امر ہے کہ ہمدی موعود نے خود زلزل کے آنے کی قبل از وقت خبر دی۔

ل۔ ایک علامت ہمدی کے ظہور کی طاعون کا لگانا ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۹ حدیث الغاشیہ میں لکھا ہے۔ ”جعفر صادقؑ نے کہا ہمدی ظاہر نہ ہوگی جب تک لوگوں کو خوف شدید نہ ہو۔ طاعون نہ ہو۔ سخت فتنے۔ زلزلے۔ بلائیں نہ پہنچیں۔ کیا مجھے بیان کر سکی ضرورت ہے کہ یہ علامات کیسی صفائی سے پوری ہوئیں۔ اور ابھی تک ان حوادث اور بلاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ حیدر آباد کا طوفان بھی اور آجکل کا بخار بھی انہی بلاؤں کا ایک نمونہ ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ صحتوں میں ندیاں چلیں گی۔ کل ہندوستان میں اور خصوصاً حیدر آباد میں کیسی صفائی سے پورا ہوا اور ہزاروں انسان ان ندیوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پھر حضرت اقدس کا الہام کہ طاعون چاتی رہی مگر بخار رہ گیا کیسے بین الملک سے پورا ہوا۔ ہر طرف بخار کا زور شور ہے اور دنیا الا مان الا مان پکار رہی ہے۔

جمع الکرامہ کے صفحہ ۴۶ پر ہے دیران شود۔۔۔۔ ہند برض آبد۔ یعنی ہند میں مرض آبد یعنی طاعون بڑے زور سے پھیلنے لگی۔ نیز ملاحظہ ہو اقتراب الساعہ صفحہ ۳۱ و ۵۰۔

و۔ ایک علامت قحط کا پھیلنا تھا۔ ملاحظہ ہو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۹۔ یہ علامت بھی ملک ہند میں صفائی سے پوری ہوئی۔

اب میں مخالفین کو چھٹا ہوں کہ کیا یہ حضرت اقدس احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتیاز میں تھا کہ ان سب علامات کو وجود میں لائے جب یہ سب علامتیں ایسی صفائی سے تھکاری آگاہی کے سامنے پوری ہوئیں تو کیا اب تمہارا فرض نہیں کہ احمد کو ہمدی موعود قبول کرو و خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی آیات کی تکذیب نہ کرو ورنہ قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔

ن۔ ایک علامت حج کا روکا جانا تھا۔ ملاحظہ ہو اقتراب الساعہ صفحہ ۲۸ چنانچہ یہ علامت بھی ہمارے ہاں دنیا میں ملک ہند میں واقع ہو گئی۔ طاعون کے پھیلنے کی وجہ سے حاجیوں پر کئی

رکا وٹیں ڈالی گئیں۔ طاعون زدہ علاقوں سے حاجیوں کو حج کے لیے جانیکے واسطے آزادوی نہیں تھی۔ اور کوئی شخص حج کو نہیں جاسکتا تھا جب تک کہ ایک عرصہ قارطینہ میں بند نہ رہے۔ یہ اس لیے کیا گیا تاکہ ہندوستان سے طاعون کو ذریعہ وسر ملاک میں پھیل جائے۔
 میں ساقزب الساعہ میں صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے۔ دنیا کی ویرانی آباد و آبادی ویران ہو۔ یہ علامت بھی پوری ہو گئی کئی آباد شہر و گاؤں زلزلوں طاعون اور دوسری بلاؤں نے ویران کیے اور بے جلیں ویران پڑی تھیں انکو آباد کیا گیا نہ رہا نکالی گئیں۔ اور نئے گاؤں اور نئے شہر آباد کیے گئے۔

ع۔ آخری زمانہ کی جس میں ہمدی موعود نے ظاہر ہوا تھا ایک علامت قلم کا ظاہر ہونا اور غالب ہونا ہے۔ حدیث میں ہے ان بین یدی الساعة تسلیم الخاصة وفتوا البجاء حتی تعین المرأة زوجها علی التجار وقطع الارحام وظہو شهادة الزور وکتمان شهادة الحق وظہو القلم رواہ احمد والحاکم عن ابن مسعود یعنی قیامت کے آئینے پلّو خاص لوگ عوام الناس کی باتوں کو قبول کرینگے تجارت بہت پھیل جائیگی یا تنگ کی بیوی اپنے خاوند کو تجارت میں مدد دیگی اور قطع رحم ہوگا اور جمہوری شہادت کی رسم پھیل جائیگی سچی شہادت کو لوگ چھپائیں گے اور قلم ظاہر ہوگا۔ یہ سب علامتیں بڑی صفائی سے پوری ہوگی اور جس دور کے ساتھ کچل قلم یعنی تحریر پھیلے ہے اسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔
 ف۔ ایک علامت یہ ہے کہ ہمدی کو زمانہ کے علمابوجود بے بصیرتی اپنی کے کافر اور دجال کہیں گے۔ چنانچہ صدیق حسن خاں حجۃ الکرامہ کے صفحہ ۳۶ پر لکھتا ہے۔ چوں ہمدی علیہ السلام فتاۃ لرحیار سنت وامت بدعت فریاد علماء وقت.... گویندایں یہ روحانہ بلند اذین و ملت ماست و بخت لغت برعزہ فرد بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل دے گنندہ یعنی جب ہمدی ظاہر ہوگا اور صل اسلام کو دنیا کے آگے پیش کرے گا اور ان سب غلطیوں کو دور کرے گا جو لوگوں نے اسلام میں ملا دی ہیں اسوقت میں زمانہ کے علماء کہیں گے کہ شخص ہمارے دین کو بگاڑتا ہے اور اسکی مخالفت کرتا ہے

ہو جائیں گے اور اسپرکڑ کا فتویٰ لگائیں گے اور اسکو ضل اور گمراہ کہیں گے۔

اب علماء خود ہی بتلائیں کہ آیا انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے علامت کو پورا کیا یا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تائید کے سامنے انکی کچھ پیشینگاہی اور نہ اپنی ساری کوششوں میں خائب و فاسد رہے اور جس سلسلہ وہ مثلاً چاہتے تھے خدا کے تعالیٰ کے برہنہ ہونے کے واسطے اس سلسلہ کو زمین میں مستحکم کر دیا اور مخالفین کو مایوسی اور دوسیا ہی نصیب ہوئی۔

اس علامت کے پھر بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمدی موعود کا ملکہ ان علماء کی امیدوں کے مطابق نہیں تھا چاہئے تھا کہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ اگر ہمدی عین انکی امیدوں کے مطابق ظاہر ہوتا تو انکی آہش کے مطابق تلوار لیکر نکلتا اور کافروں کا مال لوٹ کر علماء کو مال لال کرنا پھر بھی وہ ہمدی موعود کی مخالفت کرتے۔ کلمہ وہ اپنے شخص کو کاؤ کر سکتے تھے جو عین انکی امیدوں کے مطابق آیا اور جس انوسٹ انکی ساری علامتیں دیکھ کر ہمدی موعود قبول کر لیا۔ پھر اگر وہ تلوار کے ساتھ ظاہر ہوتا اور زمین کے خوسے ملا لوگوں کو دیتا تو وہ کبھی جرأت نہ کر سکتے کہ انکی مخالفت کریں۔ یہ ملاں جو بیسہ پیسہ کے بدلے دین نہ چھتے ہیں اور نجد کی روٹیوں اور مردوں کے کفنوں پر جان دیتے ہیں کلمہ ہمدی موعود کی خوشامد نہ کرتے جو انکو کفار کے مال سے مال مال کرتا۔ خدائے تعالیٰ فراموش علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک فضیل کیا کہ اسکو یہی سلطنت کی سیار میں رکھا جس کی تلوار کے سامنے علمائے ہند مارے ڈر کے ہمدی پر ہاتھ نہ اٹھا سکے اور ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ چلو مکہ میں یا مدینہ میں جاؤں میں یا استنبول میں۔ لیکن اس کہنے کا یہی مطلب تھا کہ سلطنت برطانیہ کی تلوار کا خوف ہمیں اپنے شیطان ارادوں کے پورا کرنے سے مانع ہے۔ اگر سلطنت برطانیہ سے باہر جاؤ تو پریش تواریج و اوجک تمھاری حفاظت کر رہی ہے ہٹ جائیگی اور ہم اپنے ہزار آدمیوں کو پورا کر سکتے قابل ہوں گے۔ جہلاً لا لوگوں کو کیوں غصہ نہ آتا جب انکی مدت کی امیدیں کہ ہمدی کے زمانہ میں ہم کافروں کو خوب لوٹیں گے سب یک لخت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمہ سے خاک میں مل گئیں۔

حص - بیچ الکرارہ صفحہ ۳۶ پر صدیق حسن خاں مندرجہ ذیل حدیث نقل کرتا ہے۔
 ابرہہ نے ہمدی گفتہ پناہ میگید و آنت ہمدی چنانکہ پناہ میگید و شہد بیچ یسوع و
 آ آکھرم دم برانہ لہ اول شہد و مدکنہ اور خدا سائے تعالیٰ بستہ ہزار فرشتہ کہ روئے پشت
 مخالفین اور بزرگذا فرجہ نعیم بن حاد۔ یعنی ہمدی موعود کے پاس لوگ طرح طرح جمع ہونگے طرح
 شہد کی کھیاں اپنی رانی کے پاس جمع ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ اسلام اپنی اصلی حالت پر آجائیگا جیسا کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور خدا سائے تعالیٰ ہمدی کی تین ہزار فرشتوں کے
 ساتھ مدکر لگا۔ جو اسکے مخالفوں کو مٹا دے پشت پر مارینگے یعنی انکو رنگ رنگ کے عذابوں سے
 ہلاک کرینگے۔ اس حدیث میں لکھا ہے کہ دور دور سے لوگ اسکے پاس اٹھ کر جمع ہونگے جیسے
 شہد کی کھیاں رانی کے پاس آتی ہیں۔ چنانچہ احمد علیہ صلوة والسلام کے پاس اس بیگنہ کی
 کے نشا کے مطابق دور دراز مقامات سے لوگ اکڑتے ہوتے اور ہمیشہ آپ کے پاس مریدین کا
 ایک مجمع رہتا اور عجیب بات یہ کہ جب آپ بالکل تنہا تھے اور اس گاؤں کے لوگ بھی آپ سے بوج
 آہکی خلوت گزرتی تھے پورے آستانہ تھے اس وقت خدا سائے تعالیٰ کا کلام آپ پر نازل ہوا کہ دور
 دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیرے پاس تحائف لائیں گے اور اس کثرت سے
 آئیں گے کہ قریبے کہ تو تھک جائے مگر تجھے چاہیے کہ تو ان سے خندہ پیشانی سو پیش آنے
 اور ان سے تھک جائے۔ پھر خدا نے فرمایا کہ قریبے کہ تو مدکر لگا جاوے اور لوگوں میں تیرا نام
 عود کے ساتھ شہرت حاصل کرے۔ یہ سب الہامات برائین احمد میں ایسے وقت میں شائع کیے
 گئے جب ابھی آپ تنہا تھے اور وہ ایسا وقت تھا کہ کوئی شخص اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا تھا
 کہ یہ باتیں پوری ہونگی۔ اور اس کتاب کے یہی معلوم ہوا ہے کہ آپ کو اس وقت یہ بھی علم نہیں
 تھا کہ آپ مسیح موعود و ہمدی موعود ہو کر دنیا میں آئے ہیں کیونکہ کسی کتاب میں آپ
 مسلمانوں کے عام عقیدہ کی کچھ روئی کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ وہی اصل ربی مسیح دوبارہ
 دنیا میں آئینگے۔ بعد میں خدا سائے تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ آپ کو اس عقیدہ کی غلطی

معلوم ہوئی اور یہ علم دیا گیا کہ آپ ہی آخری زمانہ کے مسیح موعود و مہدی معبود ہیں۔

ق - زیادہ متبر روایات و معلوم ہوا ہے کہ مہدی موعود نے دنیا میں اگر ۴۰ سال تک تجویر اسلام و ترویج مذاہب باطلہ کرنی تھی۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف براہین احمدیہ سے لے کر کچھ زمانہ نزول وحی ۴۰ سال ثابت ہوتا ہے کیونکہ ۸۶۶ھ یا ۸۶۹ھ تک آپ کے ان عظیم الشان انعامات کا پتہ چلتا ہے جن میں آپ کو آنندہ کی کامیابیوں کے وعدے دیئے گئے تھے چنانچہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۰ پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ”اس برکت کا بارہ میں ۸۶۶ھ یا ۸۶۹ھ میں بھی ایک عجیب الہام آرد میں ہوا تھا.... فرمایا تیرا خدا تیرے اعمال سے راضی ہوا اور وہ تجھ بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں کی برکت ڈھونڈیگا“ اسی سال اللہ عام کی تاریخ سے آپ کے سن وفات تک جو ۹۰۸ھ ہے ہر سال چالیس سال چوتھے ہیں۔ قریب اس تاریخ سے انہوں نے حاکم اسلام اور ترویج مذاہب باطلہ کا بیڑا اٹھایا ۸۶۸ھ میں شہزادہ کے درمیان آپ نے اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کی ترویج میں کئی زبردست مضمون لکھ کر مختلف اخباروں میں شائع کرائے اور اس کے بعد براہین احمدیہ کی عظیم الشان تصنیف شروع کی جو قیامت تک ایک روشن ذیبا کی طرح دنیا میں یادگار رہے گی۔

م - ایک یہ علامت ہے کہ مہدی کے زمانہ میں ہل مرگیا اور حق زندہ ہو جائیگا۔ ملاحظہ ہو مجمع الکرامہ صفحہ ۳۵۴ - یہ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی۔

آپ نے حج تیرہ سے اور آسمانی نشانوں سے اسلام کو از سر نو زندہ کیا اور مخالفین کے عقائد و اشتباہات کو پاش پاش کر کے دکھایا کہ جس جگہ مخالفت نادانی سے یا تعصب سے اظہار عرض کرتا ہے وہی جگہ حکمت اور اسرار الہی سے پر ہے ایسا ہی مذاہب باطلہ کا باطل ہونا زبردست حقائق اور عارف عادت نشانہ ثابت کیا۔ جیسے جو مضمون کے مضمون جیسے زبردست مضامین لکھ کر اسلام کو گٹھ مذاہب پر غالب کیا اور آسمانی نشانوں میں مقابلہ کرنے کے لیے دوسرے مذاہب کے لیڈروں کو بلا کر اسلام کا زندہ مذاہب ہونا اور دوسرے مذاہب کا مردہ اور

روحانی فیض سے بے بہرہ ہونا روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ آپ کے ہاتھ پر جو اسلام کی خدمت اور مذاہبِ اہل علم کی تردید ہوئی اس کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ نہایت ہی متعصب دشمن بھی اس امر کے قائل ہو گئے بلکہ یہ تحریک پیش کی کہ مسلمان چندہ فراہم کر کے حضرت ہمدی موعودؑ کے مضامین کو دنیا میں شائع کریں تا اسلام دوسرے مذاہب کو فتح کرتا ہوا دنیا کے کونوں میں پہنچے جہاں تک تعصب سے بیزار پیش کی کہ ہمدی موعودؑ اپنے دعوے کے متعلق اُن مضامین میں اشارہ تک نہ کریں۔ مگر جاپان کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک زندہ نشان الہی دوسرے مذاہب کے لیے ایک آسمانی حربہ تھا پھر کچھ ممکن تھا کہ آپ اس زندہ نشان کو دنیا کے آگے پیش نہ کرتے اور اس آسمانی حربہ کو نیام میں سکھتے اور جس کام کے لیے آپ مامور کیئے گئے تھے مخالفین کو خوش کرنے کے لیے اس کام کو ادا نہ کرتے۔ مگر مخالفین نے یہ تجویز پیش کر کے اس بات کا اقرار کر لیا کہ بے شک آج دنیا میں ایک ہی شخص ہے جس کا زبردست ہاتھ دنیا کے اہل مذاہب کو مغلوب کر کے اسلام کو غالب کر سکتا ہے اور اُس کا پاک اور روشن چہرہ دنیا کو دکھا سکتا مگر وہ کیا بات تھی جسکی وجہ سے اُنکو باوجود شدید مخالفت کے اسلام کی حمایت کے لیے ہمدی موعودؑ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کیوں انہوں نے دوسرے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو اس غرض کے لیے منتخب نہ کیا۔ یہ باتیں اس امر کا کافی ثبوت ہیں کہ احمد جیسا زبردست ہاتھ اسلام کی حمایت کر نیوالا اور مخالفین کے لشکر کو جمع کر نیوالا دنیا میں اُنکو نظر نہیں آتا تھا۔ مخالف مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیروں نے بھی احمد کا حمایت اسلام میں بے نظیر ہونا قبول کر لیا ہے۔

ش۔ ایک یہ ملاحظہ فرمائیں کہ فقہوں اور لائبریرس کے وقت میں ہمدی کا غلو ہو گا ملاحظہ ہو مروج الکرامہ صفحہ ۳۵۵۔ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلو کے ساتھ

پوری ہوگئی۔ اور جب قدر فتن اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں انہی نظیر ڈھونڈنا دشوار ہے لڑائیاں اور لڑائیوں کی تیاریاں ان کے علاوہ ہیں۔

ث۔ ایک یہ علامت ہے کہ دوسرے ہندی غائب ہو جائیگا یا نینک کے بعض کہیں گے کہ مر گیا ہے یعنی ایک عرصہ تک گم رہیگا۔ حج الکرامۃ صفحہ ۳۶۶۔

یہ دو غیبیوں کے زمانہ بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آئے۔ پہلا غیبیوت کا زمانہ وہ ابتدائی زمانہ تھا جب تک گناہم زندگی بسر کرتے تھے اور کوئی نہ جانتا تھا کہ قادیان میں بھی کوئی ہمدی ہے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ آپ کا نام چمکا اور دنیا کے کناروں تک آپ کا نام روشن ہوا۔ دوسرا غیبیوت کا زمانہ آپ کی وفات سے شروع ہوا کیونکہ جاہلوں نے خیال کیا کہ آپ کی وفات سے اس سلسلہ رفتہ رفتہ نابود ہو جائیگا کیونکہ جس پاک وجود کی وجہ سے اس سلسلہ کو اس قدر فروغ حاصل ہوا تھا وہ اب جاتا رہا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ تھوڑے دنوں میں آپ کو اس کی بکات کا سلسلہ ایسا چلیا ہے جیسا پہلے تھا کہ آپ اب نظروں سے غائب ہو گئے مگر خدا کے وعدہ کے بموجب خدا نے تعالیٰ اب دوبارہ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا گنا اور وہ چاند چوہا دلوں کے پیچھے چلا گیا ہے وہ عنقریب اپنا روشن چہرہ دکھائیگا اور اس کا نام پہلے سے بھی زیادہ چمکے گا اور مخالفت سخت یا پوسی کے ساتھ دیکھنے کے کہ جس کو وہ دکھایا کہتے تھے وہ زندہ ہے غرض یہ آپ کا دوسرا غیبیوت کا زمانہ ہے اور اس کے بعد پھر اور بھی چمکے ساتھ احمد کا نام روشن ہوگا اور جیسا پہلے ایک گناہی کے بعد اپنے عزت اور شہرت حاصل کی ایسا ہی دوبارہ ایک دوسری عزت اور شہرت اس غیبیوت کے بعد حاصل کریں گے اور ان کا مبارک چہرہ جو اب پہلے بھیرت آنکھوں سے غائب ہو گیا ہے وہ دوبارہ نمودار ہوگا تب آپ کا دوسری غیبیوت کا زمانہ ختم ہوگا۔

ث۔ ایک یہ علامت ہے کہ خواص اور اُمرا کی نسبت غربا اسکو زیادہ قبول کریں گے اور کئی لوگ خوابوں۔ کشفوں اور الہامات کے ذریعہ ہندی موعود کی بیعت کریں گے اور وہ لوگ اس کے

مردگار اور معاون اور اُس کے کام میں شریک ہونگے وہ سب عجیبی لگ ہونگے اور اُس کے معاونین میں سب سے بڑا ایک نیک اور پاک شخص ہوگا جو قرآن مجید کا حافظ اور اس کا عاشق ہوگا جس کو احادیث میں حافظ معصوم کا خطاب دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہونے لگا کہ اس صفحہ ۳۸۷ پر سب علامتیں صراحت کے ساتھ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئیں۔ امرا اور بڑے بڑے موعظ کھلائیوں لے اور دوسرے لوگ جو متکبر اور مغرور تھے وہ اس نعمت سے محروم رہے الا ماشاء اللہ اور زیادہ تر غریب مزاج علماء اور بعض نیک طینت امرا نے آپ کو قبول کیا اور ہزار ہا ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خواب کشف یا الہام سے ہدایت پا کر آپ کو قبول کیا۔ اور آپ کے مردگار بھی عجیب ہی تھے جن کو آپ سے وہ نسبت تھی جو زرارہ کو ملوکت سے ہوتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے احمد کو ایک حافظ معصوم بھی عطا کیا جو اُس کے دربار میں انھیں ترین تھا اور اُس کے امین کارکنوں میں سب سے زیادہ افضل تھا اور جس کو خدائے تعالیٰ نے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دفاع کے بعد خلافت کی گدی پر بٹھایا۔ اور جو پہلا شخص ہے جس کو خلیفۃ المسیح کا خطاب خدائے تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔

سخ۔ ایک حدیث میں ہے یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور الخیر۔ ابوداؤد۔ یعنی ملک ماوراء النہر کی طرف سے ایک شخص نکلیگا جو حارث یعنی زمیندار کہلائیگا اور اس کی جماعت کا ایک سردار ہوگا جس کا نام منصور ہوگا یعنی ایسا شخص کہ خدائے تعالیٰ کی تائید اُس کے شامل حال ہوگی۔ یہ حدیث بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی کیونکہ آپ بڑے زمیندار تھے اور آپ کے بزرگ ماوراء النہر کی طرف سے ہند میں تشریف لائے تھے۔ حافظ معصوم اور جبل منصور دونوں ایک ہی شخص کے خطاب معلوم ہوتے ہیں والہ اعلم بالصواب۔

ذ - حدیث الغاشیہ کا مصنف لکھتا ہے ”جو دور ممدی کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پر ہوگا“ یعنی ممدی موجود کا طرز منہاج نبوت پر واقع ہوگا۔

(لاحظہ ہو حدیث الغاشیہ صفحہ ۷۷-۷۸) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ عین منہاج نبوت پر واقع ہوا۔ آپ نے وہی تعلیم دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، طرح صحابہؓ نے خدا کی راہ میں جہاد کر کے روحانیت کے منازل کو طے کیا یہی تعلیم احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی آپ ہمیشہ جامعت کو یہی تعلیم دیتے رہے کہ صحابہؓ کی طرح اپنی ساری کوششوں کو دین کی راہ میں خرچ کر دو اور اپنے مال اور قلم سے خدا کی راہ میں جہاد کرو۔ آپ پہلے کئی صوفیوں کے سلسلے موجود تھے مگر آپ نے ان سب کو ترک کر کے اپنی جامعت کو اسی راہ پر چلایا جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جامعت کو چلایا۔ اور جس طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کا تزکیہ کیا وہی طریق آپ نے اختیار کیا۔ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خارق عادت نشانوں کے ذریعہ اور تائیدیاتی کا نقشہ دکھا کر صحابہؓ کو معرفت الہی کے چشمہ سے سیراب کیا ایسا ہی آپ نے آسمانی نشانات کا شاہدہ کر لیا اور خدا کا زبردست ہاتھ اپنی تائید میں دکھا کر اپنی جامعت کو خدا کا چہرہ دکھا دیا۔ اور طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے خدا کا تازہ تازہ کلام سنکر صلاوت ایمانی کا مزہ چکھا ایسا ہی آپ کی جامعت نے خدا کی تازہ وحی کو سنکر اپنی جانوں کو تازہ کیا غرض آپ کا دور عین دور نبوت کی چال پر تھا۔ اور جیسا لکھا تھا کہ ممدی موجود کے زمانہ میں وحی نازل ہوگی (صحیح الکرلہ صفحہ ۴۴) ایسا ہی احمد علیہ السلام کے عہد میں ہم نے دیکھا۔ اللہ جلّ علی محمد وعلیٰ آلہٖ وسلم علیٰ خلقہ رحمہم وبارک وسلم ایک حمید معید۔

حض - ایک یہ علامت ہے کہ بد لوگ ہلاک ہونگے (حدیث الغاشیہ صفحہ ۴۶) اس پیشگوئی کے مطابق خدائے تعالیٰ نے دنیا میں گناہ کی کثرت دیکھ کر طرح طرح کے عذاب میں طاعون زلزلہ طوفان نازل فرمائے اور کئی بد لوگ جنہیں کبھی معاندین ممدی تھے ہلاک ہوئے۔

ظ - ہمارے پیارے آقا کا علیہ بھی اسی حلیہ سے ملتا ہے جو اعدا و بیش میں ہمدی موعودؑ کے یزید بیان کیا گیا ہے ہمدی موعودؑ کے حلیہ کے متعلق لکھا ہے ادم ضرب من الرجال (رواہ نیم بن حاد) یعنی وہ گندم گوں ہوگا حطیح تم اس ملاک کے آدمی کی طرح بنو ابن عباس گفتے میانہ قدر مشروب الحمرۃ باشد (جمع الکرامہ صفحہ ۳۶۰) یعنی ہمدی موعودؑ میانہ قدر کا ہوگا اور اس کا رنگ کسی قدر سرخی مائل یعنی گندم گوں ہوگا۔ ابوداؤد میں لکھا ہے الہمدی منی اجلی الجبہۃ اقفی الاف نف یعنی ہمدی مجھ میں سے ہے کشتہ پیشانی والا اونچی ناک والا۔ محمد بن جعفر گفتے ہمدی باریک حاجب و دراز و کمان ابرو است و نیست میان ابرو ہائے وے اقتران و کلاں جسم است (جمع الکرامہ صفحہ ۳۶۰) پھر ہمدی موعودؑ کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی زبان میں ثقل ہوگا اور اونچی ریش مبارک گھنی اور بھاری ہوگی سر پہ بال ہونگے کا نہ سمجھ سکے (حدیث الناشیہ صفحہ ۳۶۷) یہ سب علامتیں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی گئیں۔

خ - حدیث الناشیہ کا مصنف لکھتا ہے (نکلنے کے وقت) آپ کی عمر چالیس برس کی ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے.... نکلنے سے وفات تک چالیس برس رہیں گے اس حساب سے شراستی برس کی عمر ہوتی ہے۔ (صفحہ ۳۶۷) کیا مخالفین انکار کر سکتے ہیں کہ یہ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پوری ہوئی۔

خ نمبر ۲ - اقتراب الساعہ کا مصنف لکھتا ہے ”برتاؤ انکا یہ ہوگا کہ عمل کریں گے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ نہ کسی سوتے کو جگا دیں گے نہ کسی خون ہماؤں کو۔ سنت یعنی عمل بالحدیث پر متاثر کریں گے۔ کسی سنت کو سبے قائم کیے نہ چھوڑیں گے نہ کسی بدعت کو مگر اسکو اٹھا دیں گے آخر زمانہ میں دین کے ساتھ اسی طرح بدعت قائم ہونگے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول زمانہ میں قائم ہوئے تھے۔ (صفحہ ۳۶۷) یہ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود بابرکت میں پوری ہوئیں۔

ان علامات علاوہ اندر بھی بہت سی علامات ہمدی موعود کی ہیں جو احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پوری ہوئیں۔ مگر چند علامات اوپر بیان ہو چکی ہیں وہ ایک طالب حق کے لیے کافی ہیں۔ اب ناظرین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ٹھہر کر غور فرمادیں۔

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے وقت میں ظہور فرمایا جب سب آنکھیں انتظار میں لگی ہوئی تھیں۔ اور سب لوگ یکے بان ہو کر بول اٹھے تھے کہ اب ہمدی کا ظہور قریب ہے۔ جو دسویں صدی کا آغاز ہمدی موعود کے ظہور کیلئے آخری تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ نہ صرف علماء تحریر و تقریر اس امر کا اعلان کر رہے تھے کہ ہمدی عنقریب ظاہر ہونی والا ہے بلکہ علمائے مشائخ نے خدا سے اطلاع پا کر یہ ظاہر کیا تھا کہ ہمدی عنقریب ظاہر ہونی والا ہے۔ اور بعض شہنام مقام و تاریخ بھی بتلا دیئے۔ محققین نے بالاتفاق یہ کہہ دیا تھا کہ جن علامات ہمدی کے ظہور سے پہلے ظاہر ہونا تھا وہ سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ لوگ دعائیں کرتے تھے کہ وہ ہمدی کے ظہور تک نہ رہیں اور اس دنیا سے گزریں جینک ہمدی کی زیارت سے مشرف نہ ہوں۔ اور کئی لوگ اپنی اولاد کو یہ وصیت کر گئے کہ جب ہمدی ظاہر ہو تو ہمارا سلام ان کی خدمت میں پیش کرنا۔

احادیث میں تھا کہ ہمدی کے عہد نامہ مسمیٰ میں ظاہر ہوگا اور اس پیشگوئی کے مطابق احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دی یا قادیان نام کاؤں میں ظاہر ہوئے۔ پھر پیشگوئی کے مطابق احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مشرقی ملک میں ظاہر ہوئے۔ اور اس سے صرف وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو احادیث میں تھی کہ ہمدی مشرق میں ظاہر ہوگا بلکہ خدا نے تعالیٰ کا وہ کلام بھی پورا ہوا جو اُس نے اپنے نبی یسعیاہ پر نازل فرمایا وہ ایسی سرزمین میں پیدا ہوا جہاں دنیا کے بڑے بڑے مہاب کی ایک نئی لگ ہے تھی اور جہاں اسلام کے پہلوان کو اسلام کی حاجت کے لیے ظاہر ہونا چاہیے تھا۔

پھر احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نہانہ آیا بلکہ اپنے نشانات اپنے ساتھ لایا۔ جس ملک میں آنا

ظاہر ہوئے اسی ملک میں تارہ ذی النہین جسکا احادیث میں وعدہ دیا گیا تھا ظاہر ہوا۔ اور جس آگ کی خبر دی گئی تھی اس نے بھی احمد کے ظہور سے پہلے مشرقی افق کو سرخ کیا۔ آسمان پر رمضان المبارک مہینہ میں پرانے وعدہ کے مطابق مقررہ تاریخوں پر آفتاب بابتابے اپوز کو ست و خروش احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی شہادت دی۔ زلازل نے زمین کے کئی حصوں کو ہلا دیا اور کئی خوبصورت شہر خاک میں مل گئے۔ اسی مہینہ میں جہاں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہور فرمایا ایک سخت طاعون نے ظاہر ہو کر اسکی سچائی کی گواہی دی۔ اور عیسائی مفسد صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی امتداد کے فتنہ نے اس قدر زور پکڑا کہ اسلام کی تائید میں اسکی نظیر نظر نہیں آتی۔ پنجاب کی دارالسلطنت میں دن کے تیزی حصہ میں پیشگوئی کے مطابق شیطانی آواز نے پکار کر کہا کہ فلاں شخص ظلم سے ادا کیا مگر اس سے پہلے رمضان کے مہینہ میں ایک آواز ہم سن چکے تھے اور وہ فرشتہ کی آواز تھی اور وہی آواز شیطانی آواز تھی۔ آل محمد اور آل عیسیٰ کے درمیان جھگڑا ہوا اور پھیلی آواز نے کہا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے مگر خدا نے آواز دی کہ نہیں حق آل محمد یعنی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ میں کہتا تھا کہ ان نشانات کو شمار کرتا جاؤں جو احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ظاہر ہوئے۔ میں ان میں سے بعض پہلے لکھ چکا ہوں اور وہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے کافی سے زیادہ ہیں۔ اب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ان مدعیان ہمدویت کے ساتھ مقابلہ کرو جو آپسے پہلے ظاہر ہوئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا مگر ایشان بھی انہی تائید میں ظاہر نہ ہوا اور سب کو ذلت اور ناکامی کا مزہ چکھنا پڑا۔ ان گزشتہ مدعیان کی نسبت حدیث الغاشیہ کا مصنف لکھتا ہے: ”یہ بھی دیکھ یا سن چکے ہیں کہ جس نے ایسا دعویٰ کیا ہے وہ آخر کو ذلیل ہی ہوا ہے اگر یہ دعویٰ سچے ہوتے تو کچھ اثر تو ان امور کا بھی معلوم ہوتا جو وقت ظہور مہدی موعود کے ہونے والے ہیں“ (صفحہ ۳۴۲)

پہلے مدعیان میں سے بعض نے توبہ کی اور اپنے دعوے سے رجوع کیا۔ بعض قید میں ہلاک ہو گئے۔ بعض کے سفر قلم کیے گئے اور بعض پر دیگر قسم کی بلائیں نازل ہوئیں مگر سب اپنے کام میں خائفت خاصہ رہے۔ انکی حالت کے مطالعہ کرینے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بچائی اور بچی تیار دہ چمکتی ہے۔ آپ کا ظہور آپ کی زندگی اور آپ کا ہر ایک کام بالکل سچے انبیاء کے نمونہ پر تھا جب آپ نے دعویٰ کیا تو سب طرف مخالفت کا شور اٹھا۔ مسلمان ایک نامور جنگجو ہمدی کے منتظر تھے اور وہ ایک گمنام غریب آدمی کو ہمدی قبول نہیں کر سکتے تھے۔ وہ فاطمی ہمدی کے منتظر تھے اور ایک غیر فاطمی کے دعوے پر شکوکہ ایک لمحہ کیلئے بھی سن نہیں سکتے تھے۔ انکی آنکھیں مکہ معظمہ کی طرف لگی ہوئی تھیں اور انکے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ہمدی پنجاب کے ایک گمنام گاؤں میں ظہور کیا پھر اس پر فائدہ یہ کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف ہمدی ہونے کا ہی دعویٰ نہ کیا بلکہ اپنے آپ کو مسیح موعود بھی منوانا چاہا حالانکہ مسلمانوں کا یہ پختہ اعتقاد چلا آتا تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے اور آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوگا۔ غرض احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مسلمانوں کیلئے بالکل نرالا تھا اور انکی ساری امیدوں کے برخلاف تھا۔ اس لیے ان دعاوی نے اسلامی دنیا کو چونکا دیا اور چاروں طرف سے مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ کفر کے فتوے جاری کیے گئے اور سب طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اس وقت کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ان چونکاؤں کو دعاوی کو جو مسلمانوں کی ساری امیدوں کو خاک میں ملا دیتے تھے مسلمانوں سے منوالیگا۔ اور احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف دعاوی ہی مسلمانوں کی امیدوں کے برخلاف نہیں تھے بلکہ آپ نے ان سب غلط خیالات کو جو اسلام میں داخل ہو گئے تھے بڑے زور سے روک دیا اس نے ملاں لوگوں کے جوش کو اور بھی بجھکا دیا مگر آپ نے سچ بیان میں کسی کی ہر وادہ کی اور کسی کی مخالفت سے ڈرے جب یہ دیکھا جاوے کہ ایک طرف

آپ تنہا تھے دوسری طرف آپکے دعاوی بالکل مسلمانوں کی اسیدوں کو خاک میں ملا دینے والے تھے اور پھر اس مخالفت کے طوفان کو دیکھا جاوے جو چاروں طرف آپکے برخلاف برپا ہو گیا اور پھر دیکھا جاوے کہ بجائے اس کے کہ آپ علماء کی خوشامد کر کے انکو اپنے قہر کا نیکی کو شش کریں آپ نے ان کے سارے غلط عقائد کی بڑے زور سے تردید کی تو ایسی صورت میں اگر آپ خدا کی طرف سے نہ ہوتے بلکہ اپنے دعاوی میں (معاذ اللہ) جھوٹے ہوتے تو ضرور جھٹکا پہلے مدعیان کی طرح آپ بھی ناکام رہتے بلکہ آپ کو ان سے بھی زیادہ ناکامی دیکھنی پڑتی۔ کیونکہ اول تو انہوں نے صرف ہمدویت کا دعویٰ کیا اور اپنے ہمدویت کے ساتھ مسیحیت کا بھی دعویٰ کیا۔ انہوں نے تلوار اٹھائی۔ اور مسلمانوں کے عام عقیدہ کے مطابق ہمدی کا بڑا کام ہی تھا مگر آپ نے خود اپنی ہمدی اور تلوار کے جہاد کے عقائد کو جھوٹا قرار دیا۔ اور پھر جو کفر کے فتوے مشرق سے لیکر مغرب تک آپکے برخلاف جاری کیے گئے وہ پہلے کسی مدعی ہمدویت کے برخلاف جاری نہیں ہوئے تھے اور جو مخالفت کا عالمگیر طوفان آپکے برخلاف برپا ہوا وہ پہلے کسی مدعی کے برخلاف برپا نہیں ہوا تھا۔ اس صورت میں اگر آپ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو آپ کو ایسی کامی دیکھنی پڑتی جو پہلے کسی نے نہ دیکھی ہوئی۔ پھر آپ نے حق گوئی اور باطل کی تردید کے ساتھ صرف عام مسلمانوں کو ہی اپنا دشمن نہ بنایا۔ بلکہ دیگر قوموں کو بھی اپنا جانی دشمن بنالیا۔ عیسائیوں کے خدا کو انسان بنا دیا۔ اور کشمیر میں اس کی قبر کا بھی پتہ دیدیا۔ اور جو ناجائز عقائد مسلمانوں میں ایسے تھے جن سے عیسائی خوش چہنٹے اور جیسے آئندہ مذہب کو تقویت ملتی تھی ان سب عقائد کی پچکنی کر دی سکھوں کے گرد کو مسلمان ثابت کر کے دکھا دیا اور بابائے پاک صاحب کے چولہے سے پردہ اٹھا کر اصل حقیقت ظاہر کر دی اور فیروز پور کے ضلع میں پختی کے ساتھ قرآن مجید پڑا ہوا دکھا دیا۔ آریوں کے مسافر لیکچرار نے انکی پیشگوئی کے منہ پر اپنی جان کو قربان کر دیا۔ اور

پشت دیا نہ کی کتاب میں ہے نیوک کا مسئلہ نکال کر انکو نجات میں ڈبو دیا۔ اسکا نتیجہ ہوا کہ صرف مسلمان بلکہ ساری دنیا آپ کی دشمن ہو گئی۔ یویری یہ بہادی کیا جھوٹے میں ہو گئی تھی کیا ایک مغتری جسکے ہاتھ میں سوائی جھوٹے کچھ نہیں پہنچا ہے تھا الخرج ساری دنیا کو دانٹ سکتا تھا۔ گرنہ نہیں۔ اگرچہ دنیا میں وہ کیلا آیا تھا مصلح جس وہ کیلا نہیں تھا۔ خدا کا برہنہ تھا۔ اس کے ساتھ تھا۔ بیشک مسلمانوں کے خیال کے بموجب وہ فوجوں کے ساتھ نہیں آیا تھا اگر اس کے ساتھ خدا کے فرشتوں کے لشکر تھے جس کے درکار تھے اور لوگوں کو اس کی طرف کھینچتے تھے اور مخالفوں کو کمر کوڑ توڑتے تھے اس کے ساتھ یہ وقتنگ نہیں تھے گرنہ برہنہ لائل اور آسانی نشانوں کا حربہ جس کے ہاتھ میں تھا اسی لیے اس نے سب مخالفوں کو سرنگوں کیا۔ وہ دنیا میں کیلا آیا اگر جب رخصت ہوا تو چار لاکھ جان نثار اس کے ساتھ تھا۔ اور ان چار لاکھ مسلمانوں کے علاوہ اسے ہزار ہا آدمی کے دلوں کو غلام بنالاشہ پاک کیا۔ یہاں تک کہ اول مخالفین محمد حسین بٹالوی کی کہلنے خونی ہمدی اور سیفی جہاد کے قہر سے رہنا تائب ہونا پڑا ہاں اس نے کسی قلعہ کو فتح نہیں کیا اگر اسے دلوں کو فتح کیا۔ اور دلوں کو فتح کر لیا لامغتری نہیں ہو سکتا تھا۔ خدا سے تعالیٰ احمد بنیاد صلوة والسلام ہزار ہزار جہتیں اور برکات اور سلام اور صلوة نازل فرمائے اور اس کا چہرہ روشن فرمائے کیونکہ اس نے اسلام کے چہرہ کو روشن کیا اور اس کو طیب زندگی عطا فرمائی کیونکہ اس نے مسیح کی جھوٹی زندگی اور جھوٹی خدائی کا خاتمہ کر دیا اور خونی ہمدی اور خونی جہاد کے عقائد کی ہمیشہ کے لیے تلخی کر دی۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

اٹھارہ سو سال کے خدا کو انسان بنانے کی تجویز

جیسا مذہب کی بڑی خوبی بیان کی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے کسی ایک صل کا پابند نہیں بلکہ تغیر است زمانہ کے ساتھ پلٹے بنیادی اصول کو بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ اگر آج سے اٹھارہ یا انیس سو سال پہلے ایک پنگے بھلے انسان کو خدا بنایا تھا تو آج ہی خدا کو انسان

بنائیں کی تجویز سچی جاتی ہے۔ اور کفارہ اور شکر ثواب جیسے دو شہرہ عیسائی مذہب کے ٹوٹ کر بھی مذہب وہی رہتا ہے۔ چوں کہ وضو سے حکم نبی کی تیغہ سے نیا یا خلیل انجیل جیسے کی مثال خواہ کسی ہی ہو مگر عیسائی مذہب پر صادق آتی ہے۔ اور اسپر یہ عیسائی مذہب کا خضر اور ضلیلت سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جہاں ایک طرف تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ یورپین مسیح کی خدائی کو ایک تو ہم پرستی کا اعتقاد سمجھتے ہیں پاور صیاحان ابھی تک بعض لوگوں کی حالت سے فائدہ اٹھا کر مسیح کی خدائی کا راگ الاپ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے مندرجہ ذیل واقعہ جو کانٹمبر بری یورپ ماہ اگست کی لیا گیا ہے فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ راقم مضمون مذکورہ پہلے مضمون میں ان حالات کو بیان کرتا ہے جنہی وجہ سے اس کا اعتقاد روشن کیے تھو کہ مذہب پر ایمان رکھنے والے وہ بیان کرتا ہے کہ رین اور شراس کی کتابوں کو پڑھ کر میرے دل میں وہ خیالات پیدا ہوئے جنہوں نے برسوں کے مجھے ہونے عقائد کی نسبت مجھے مذہب میں ڈال دیا۔ ایسے میں پہلے شک کو رفع کرنے کے لئے ایک نئی شکل کی تھو کہ عالم کے پاس گیا جسے میں علاوہ ایک اعلیٰ درجہ کا ذہین آدمی جاننے کے ایک باخدا عیسائی اور روحانی تسلی کا سرچشمہ سمجھتا تھا۔ راقم مضمون بیان کرتا ہے کہ جب میں نے پہلے اندرونی وسوسوں کا اظہار اس فاضل کے سامنے کیا اس امید پر کہ وہ کوئی ایسی روشنی ڈالے گا جس سے شک کو کئی ایک کی رفع ہو جائے تو مجھے جواب ملا وہ یہ تھا۔

”ہاں! آپ کا ایمان مسیح کی خدائی پر جاتا رہا ہے اب شک ایک نوجوان آدمی کو یہ ایک بہت بڑی بات معلوم ہوتی ہے۔ اسکی بہت کچھ وہ کہہ رہی ہے اور اسکی نظر خیال کے سامنے ایک خلا پیدا کر دیتی ہے لیکن اگر روحانی حالت مضبوط ہو تو یہ اثر صرف ایک وقت تک کیلئے ہوتا ہے۔ بہت تھوٹے وقت کے لئے۔ ہم میں سے اکثر اس آزمائش میں سے ہو گذرے ہیں اور ہماری حالت وہی ہے جو ہے۔ آپ کو بات کو زیادہ وقت نہیں دینی چاہیئے۔ غور کیا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارے مذہب کی اصل روح نہیں۔ جیسا کہ عیسائی اناجیل کے لکھے جانیئے پہلے موجود تھے ایسا ہی اس وقت بھی عیسائی موجود تھے جب خدائی کا عقیدہ

ابھی بنایا نہیں گیا تھا یا عقائد میں داخل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ عقیدہ دوسرے عقائد کی طرح آہستہ آہستہ بنا ہے بلکہ خود سے عہد نامے میں دونوں قسم کے خیالات موجود معلوم ہوتے ہیں ایک وہ جسے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے مسیح بنوئیکا دعویٰ نہیں کیا۔ اور دوسرے وہ جسے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا دعویٰ کیا تھا۔ بہر حال یہودیوں نے انہیں اپنا مسیح تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ انکی سچیت کے خلاف اور جو اس کے درمیان ایک یہ بھی وجہ تھی کہ وہ ایک ذات کی موت دے گئے اور کوئی قوم پسند نہیں کرتی کہ اسکا سر دار عالموں کی طرح صلیب دیا جائے۔ اس کا عیسائیوں نے یہ جواب دیا کہ اس پر سچ ہے کہ وہ مر گیا لیکن وہ پھر طاقت اور شان و شوکت کے ساتھ واپس آئیگا اور تمام دنیا اسے دیکھے گی۔ یہ اعلان خود یسوع کی طرف سے تھا کیونکہ اسے کہا تھا کہ وہ نسل ابھی نہیں گذریگی کہ وہ واپس آجائیگا۔ اب غور کرو کہ اسوقت کتنی نسلیں گذر چکی ہیں اور یہ امید اب تک باقی ہے۔

دور اگر آپ انجیلوں کو غور سے پڑھیں تو آپ خود دیکھ لیں گے کہ یسوع نے خود کو دیکھا دعویٰ کبھی نہیں کیا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا تو وہ جہت اسکی تردید کرتا۔ خداوند کی دعا خود یہ ہے خیال کی تردید کرتی ہے۔ اسکے ایک ایک لفظ کو دیکھو کہ یہ ایک متقی انسان کی عاجزانہ عرض ہے جو خود خدا سے قریب ہونے اور اپنے رزق کو قریب کر لینی تراب اپنے دل میں رکھتا ہے۔ خود یسوع کے شاگرد جو اسکو ہر طرح سے بٹا بنانے اور بالذکر نیکے لیے تیار تھے انہوں نے بھی کبھی ایسا خیال نہیں کیا کہ یسوع کے دل میں خدا کی کا خیال تھا۔ انکو خوب یاد تھا کہ اسنے انکو اس بات سے بھی متح کر دیا تھا کہ وہ اسے نیک کہیں کہیں نہ یہ خدا کی مصمت تھی۔ اور یسوع کی موت کو دیر بعد پولوس بننے اسے فرشتوں سے افضل قرار دیا اسکے مرتبہ کو خدا سے کم سمجھتا تھا۔ یہ عقیدہ کچھ واقعات اور کچھ قصوں کی بنا پر اور کچھ علم اور کچھ امید کی بنا پر آہستہ آہستہ بن گئے ہیں۔

دوسرے عہد نامے کے ہجرات جبرائیل سے چلنے مذہب کی سنجاب امد ہونے کی

بنیاد رکھتے ہیں اس زمانہ میں کسی اعتبار کے قابل نہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ کسی دوسرے امر کو ثابت کریں خود محتاج ثبوت ہیں۔ میرے نزدیک تو ان سب معجزات میں سے سب سے بڑا مگر ساتھ ہی سب سے زیادہ نفردست چھپا ہوا معجزہ وہ خدا بنانے کی تزکیہ ہے جس سے ناصرو کا رہنے والا مسیح نہایت مقدس تنگٹ کا دوسرا اقنوم اور باری خدا بن گیا۔

”میرے فوجان و دوست! خواہ یہ باتیں تمکو اس وقت ناگوار معلوم ہوں مگر یہ عہد سے عہدہ باتیں ہیں جو میں تمہیں بتا سکتا ہوں اور یہ میرے دل کے اندرونی خیالات ہیں جو تمہارا وقت ظاہر کر رہا ہوں۔ تم اس بات کو سمجھ جاؤ گے اگر آج نہیں تو ایک مہینہ میں یا ایک سال میں یا دس سال میں کہ شخص صدق دل سے مذہبی صداقت کی تلاش آج انیسویں صدی میں کرتا ہے اسکو لازماً یہ باتیں بطور نتائج مسلمہ کے ماننی پڑیں گی خدا انسان بن جائیگا مگر یہ اسی طرح جسم اختیار کرے جیسا پہلے لوگوں نے نیال کر لیا۔ ہاں جی طرح کلیسیا نے ابتدائی زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا دیا تھا۔ اسی طرح سے ہم انیسویں صدی کے لوگ خوشی سے اس خدا کو انسان بنا دیں گے۔ اور اگلی صدی ان باتوں کو پورا ہوتا دیکھ لے گی“

مضمون نویس بیان کرتا ہے کہ یہ خلافت امید و عطف ایک ایسے روحانی آدمی سے سب سے تمام عقائد کے لیے پیغام موت تھا اور اگرچہ میں دل ہی دل میں اس فاضل کو کوستا بھی تھا کہ یہ کیسے دغا باز لوگ ہیں کہ جو ایک گڈ ریے کے لباس میں بھیڑوں کی چوری کا کام کر رہے ہیں مگر ساتھ ہی معقول باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا اور یہ باتیں میرے دل کو کھانگی تھیں۔ اور کون جانتا ہے کہ ان کلیسیا کے مقدس بزرگوں میں کتنے لوگ ہیں جو دل سے اعتقاد اسی بات پر رکھتے ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے کہی تھی۔ ہاں المسیم ابن مریم اکابر رسول۔ اور برائے نام عیسائی عقائد کے حامی ہیں۔ اور اخلاقی جرائم کے کام لے کر اپنے اصل خیالات کے اظہار سے رکے ہوئے ہیں۔

اسلام کی ترقی

اسلام کی تاریخ پغور کی نگاہ ڈالنے سے اسلام کی روحانی کشش اور قوت کا ایک عجیب اثر نظر آتا ہے۔ دنیا کے بڑے مذاہب میں سے اسلام سب سے پیچھے میلان میں آیا۔ مگر جو دنیا میں کامیابیاں اسلام نے حاصل کیں دوسرے کسی مذہب نے اس قدر عرصہ میں اس قدر ترقی حاصل نہیں کی۔ بد مذہب اسلام سے ایک ہزار سال پہلے اور عیسائی مذہب چھ سو سال پہلے کا ہے مگر نہ گوتم بدھ نے اور نہ ہی حضرت مسیح نے اپنی زندگی میں وہ کامیابی حاصل کی جو اسلام نے اپنے مقدس بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حاصل کی۔ یہی حال بعد کے زمانہ میں رہا ہے چنانچہ تیرہ سو سال میں جس قدر ترقی اور کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی اس قدر ترقی اس قدر عرصہ میں عیسائی مذہب کو بھی نصیب نہ ہوئی تھی۔ یہ خیال کہ اسلام کی یہ ترقی تھیں بلکہ اقتدار یا زور تلوار کی وجہ سے ہوئی۔ جہالت اور تاریخ اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے سب سے زیادہ پادری صاحبان اس بات پر زور دیا کرتے ہیں مگر انکو خود ہی اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ آج باوجود ملکی اقتدار اور تلوار کے اسلام سے جاتے پہننے کے اسلام ان قطعات زمین میں جہاں اسکے دشمنی کام کر رہے ہیں ایسی ترقی کر رہا ہے جو عیسائیت کو باوجود مشنریوں کی فوجوں اور بے شمار روپے کے صرف کے حاصل نہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل نو شے جو اخبار ٹریٹیکسک نیویارک سے لیا گیا ہے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

”دوسرے مذاہب کی نسبت ہم عیسائی مذہب کی ترقی کی بہت بہت کچھ سننے پہنچے ہیں مگر ہمیں اس میں شبہ ہے کہ مشرق میں عیسائی مذہب بد مذہب کی ترقی کا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہ بات تو مسلم ہے کہ ان ممالک میں جو اسلام کے زیر اثر ہیں عیسائی مذہب اسلام سے بہت پیچھے ہے۔ چنانچہ ہم پڑھتے ہیں کہ جرمن کے مشنریوں نے جو کچھ دیر سے افریقہ میں اسلام

اور عیسائیت کی طاقت کے مقابلہ کا مسلمان کر چکے ہیں اسلامی سلسلہ اشاعت میں ایک روز بروز بڑھتی ہوئی طاقت کو محسوس کیا ہے۔ اور وہ پیشگوئی کر رہے ہیں کہ جب اس تاریک براعظم کے اندرون کے حالات معلوم ہو گئے تو ایک ایسی حالت ہماری آنکھ کے سامنے آئے گی جو عیسائی دلوں کو حیران کر دے گی۔

اسکے بعد اخبار مذکور ڈاکٹر وارز کی کتاب ”مغربی افریقہ میں اسلامی خطرہ“ اور ایک اور مصنف کے چند نیا کرک نقل کر کے لکھتا ہے۔

”ان واقعات کی تائید ایک تیسری ذریعہ سے ہوتی ہے یعنی لیپنگ کا پاپاوری فیلڈ ٹریپ مفصل ذکر کرتا ہے کہ کثیر مسلمان تو میں جہاں افریقہ میں تجارت کرتی ہیں اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ مذہب کو پھیلا رہے ہیں اور ہزار ہا آدمیوں کو اسلامی جھنڈے کے تلے لار ہی ہیں۔۔۔۔ اس مذہب کے لوگوں کے سلسلہ داعیوں کی برابری اور کوئی اہل مذہب نہیں کہتے پاپوری فیلڈ ٹریپ سائنک میں کہتا ہے کہ افریقہ کے مرکز میں مسلمان واقعات مؤثر کام کر رہے ہیں اور جب ان افسانے کی حالت بہتر معلوم ہوگی تو معاملات کی حالت کو معلوم کر کے عیسائی سخت حیران اور غمزدہ ہوں گے۔“

لارڈ کرومر کے الزامات اسلام اور مسلمانوں کو خلاف

مصر سے واپسی پر لارڈ کرومر نے ایک کتاب بنام ”ماڈرن ایجپٹ“ شائع کی ہے جس میں مصر کے معاملات پر بحث کی ہے اس کتاب کا ایک باب لارڈ موصوفی اسلام اور مسلمانوں پر تہمتیں اور عیسائیوں اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کر چکے ہیں خصوصاً کیا ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مذہب اسلام کے اندر بعض ایسے نقص موجود ہیں کہ مسلمان لوگ کبھی ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ اس خیال کی تردید میں بعض مسلمانوں اور بعض

یورپین صاحبان نے بھی جواب لکھے ہیں مگر جہانگیر نے ان جوابات کو دیکھا ہے انہیں لارڈ کرومر کے ان الزامات کی جوائنوں نے مذہب اسلام اور مسلمان قوموں پر لگائی ہیں مفصل تردید نہیں کی گئی۔ لیکن اس کتاب کو پڑھا ہے اور میرا وہ ہے کہ ان تمام جوابات پر جو اسلام پر قائم کیے گئے ہیں اور عیسائی مذہب کی بیجا تعریف پر ایک مفصل مضمون لکھا جاوے مگر چونکہ یہ سلسلہ اگر ابھی شروع کر دیا جاتا تو اس سال میں ختم نہ ہو سکتا اس لیے یہ مناسب سمجھا گیا کہ اس مضمون پر آئندہ سال میں منٹواتر نمبروں میں بحث کی جاوے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ لارڈ کرومر کی کتاب کی اشاعت کے چند ماہ کے اندر اندر ایسا اتفاق پیدا ہو گئے ہیں جو لارڈ موصوف کے خیالات کی تردید کے لیے بھانے خود کافی ہیں۔ لارڈ کرومر کا یہ دعویٰ تھا جسے انہوں نے بڑے زور سے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ مسلمان قومیں کبھی ترقی کر ہی نہیں سکتیں اور نہ ہی مسلمان رہ کر زمانہ کے مطابق اپنی دنیا کو بناتی ہیں۔ مگر ٹکی میں جو واقعات گذشتہ تین چار ماہ کے اندر پیدا ہوئے ہیں انہوں نے اس خیال کے بطلان کو اظہارِ الشمس کروایا ہے۔ ایک مسلمان قوم نے چہرے بڑے بڑے دولداروں میران یورپ نے یہ فتویٰ لگایا تھا کہ وہ پنجہ موت سے راسی نہیں پاسکتی مگر تب ایک ایسا کام کر کے دکھایا ہے جس نے تمام دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اور خود انی یورپین ممبروں نے کھلے افغان میں تسلیم کیا ہے کہ اس حیرت انگیز طریق میں ترقی کی طرف قدم اٹھانے کی نظیر دنیا کی تاریخ میں اور کوئی نہیں ملتی۔

اس بات پر جب قدرِ اظہارِ افسوس کیا جائے کم ہے کہ لارڈ کرومر جیسا شخص جس نے صدی کی چوتھی حصہ سے زیادہ مسلمانوں پر حکومت کی ہے ابھی تک اسلام کے خلاف ایسا بغض اپنے دل میں رکھتا ہے کہ وہ اسلام کو ترقی کا مخالف بتاتا ہے حالانکہ اہل اسلام کی گذشتہ تاریخ اس کے بیان کو روز روشن کی طرح چھٹلا رہی ہے۔ لارڈ کرومر کو ایک فضول انسان ہے حالانکہ وہ لوگ بھی جنکو تاریخ اسلام سے معمولی سی واقفیت بھی ہو اس بات

کہا ہوا نہیں کر سکتے کہ عین اس زمانہ میں جب یورپ پر ایک سخت جمالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی مسلمان قومیں اس زمانہ کے لحاظ سے تہذیب اور ترقی کے معراج پہنچ چکی ہوئی تھیں اور سپانیہ کے مسلمانوں کی تہذیب کی مشعل سے ہی یورپ کی قومیں اپنے اپنے درخشاں روشن کرتی تھیں۔ بڑے بڑے یورپین مورخوں اور مصنفوں نے مسلمانوں کے اس احسان کو جواہروں سے دینا پورا اور باغ و بہار یورپ پر کیا تسلیم کیا ہے مگر لارڈ کرومر کے نزدیک یہ اسلام اور مسلمان نہ صرف اس وقت ہی ہر ایک نیک صفت سے عاری ہیں بلکہ ہمیشہ سے وہ ایک گری ہوئی اور تاریکی کی حالت میں سے ہیں اور انکا مستقبل بھی تاریک ہی تاریک ہے اور کوئی روشنی کی شعلہ انکو تاریکی سے باہر نکالنے والی نہیں۔ یہ فتویٰ اسلام اور مسلمانوں پر لارڈ کرومر نے کھلے الفاظ میں دیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں ”مسی علی مدبر کو اس خیال کو دہل میں جگہ نہ دینی چاہیے کہ وہ (یعنی اسلامی مسیح) ایک ایسی قوم کو دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں جو اگرچہ اس وقت قطعاً طور پر مر نہیں سکی اور شاید صدیوں تک اسی حالت میں لٹکتی چلی جائے مگر جو ملکی اور تہذیبی طور پر بلاشبہ حالت نزع میں ہے اور جسکے تدریجی تنزل کو اس زمانہ کی کوئی مسکن دوائی روک نہیں سکتی خواہ کیسی قابلیت سے اسکا استعمال کرایا جائے“ خدا کی شان ہے کہ لارڈ کرومر کے ان الفاظ پر جو بار بارانہ تعصب کے رنگ ہیں رنگے ہوئے ہیں ابھی ایک سال بھی گزرے نہ پایا تھا کہ انکا خلاف واقعہ ہونا بلا کسی لفظی تردید کے دنیا پر کھل گیا۔ اور تمام دانشمند مدبروں کو یہ واقعات دیکھ کر انکے خلاف کہنا پڑا۔ چنانچہ ذیل میں ہم دوسرے بڑے انگریز مدبروں کے الفاظ کا ترجمہ دیتے ہیں کہ تا پڑھنے والے لارڈ کرومر کے متعصبانہ خیالات انکا مقابلہ کر سکیں۔ مشرقی سوال پر رائے ظاہر کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایکوٹھ نے اپنی تقریر میں کہا۔

”درمگر کی میں ہم نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے جو صفحات تاریخ میں نہایت حیرت انگیز تبدیلیوں

میں سے ہے ہم پر اسے طور پر ان مشکلات کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں جبکہ مقابلہ وہاں کرنا پڑا۔ ہم اس فراست، قوت فیصلہ، دور اندیشی اور احتیاط کی تعریف کرتے ہیں جن کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کر کے انہیں مغلوب کیا گیا۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ٹرکی کی حالت میں یہ بڑی خوشی کا باعث ہے کہ وہ تندر اور یکہ وری بالکل دیکھنے میں نہیں آکر جو ایسے عظیم الشان اور اصولی انقلابات کا لازمی جزو ہوتے ہیں اور ہم تعریف کرتے ہیں اس دانائی، صبر اور فراخی کی جو اب تک نئی حکومت کو متنازعہ نیا دلی میں اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ اس اصلاح کے جولا ڈگر و مر کے نزدیک بالکل غیر ممکن تھی جس میں لانیوالے کون لوگ ہیں۔ یقیناً وہ عیسائی نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور لاڈلوں کو تو شاید انکو یوروپین کہتے ہیں بھی تامل کرتے ہوئے کیونکہ انکے تخیل ان لوگوں کو یوروپ کے خوبصورت جسم پر ایک پھوٹا قرار دیتے ہے ہیں اور کھلے الفاظ میں اس بات کا وعظ کرتے ہے ہیں کہ جب تک ترک پر رہنا پڑا ہمارے یوروپ کے نہ نکل جاویں گے تب تک یوروپ آرام کی نیند نہیں سو سکتا۔ سو انہی لوگوں نے جو اب تک محل اعتراض انکے چینی کے تختہ مشق بنے ہے ہیں آخر وہ کام کر کے دکھایا جسکی نظیر تباہیے مدبران یوروپ بھی قاصر ہیں۔ اسی طرح پیراڈیڈ وروڈگر و فیروز خارجی برطانیہ کلاں کو جوان ترکوں کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

دیکھئے۔ جھگڑے اور ظلم سب یکم مرتبہ دور ہو گئے ہیں اور انکی جگہ اب حکومت ہے انصاف کی امن کی اور فیرو خواہی اور نیک نیتی کی جو اس کے سب سے عمدہ کفیل ہیں بلکہ ہر ایک عداوت یا آئینی حکومت یا دوسری کسی چیز سے بہتر کفیل ہیں۔ جہانناک ہیں دیکھتے ہو ساری تاریخ میں کوئی اور ایسا فوری اور ایسا مفید انقلاب نظر نہیں آتا۔ اور اگر یہ بدلی واقع نہ ہوگی ہوتی تو کوئی شخص کبھی باور نہیں کر سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کی جو اس اصلاح کے کرنیوالے ہیں نیک نیتی اور راست بازی نے

ان تمام لوگوں پر جنکو ان امور سے واسطہ پڑا ہے ایک عجیب اثر پیدا کیا ہے۔ یہ صحیح معنوں میں حب الوطنی ہے ایسی حب الوطنی جو امن سے پرور ہو اور ہر ایک قسم کے اعتدا سے خالی ہے۔ اور جنکی سچی خواہش سولسے اسکے کہ وہ اپنے ملک کا بھلا چاہتے ہوں اور کچھ نہیں اور دوسروں کے خلاف وہ کسی قسم کا منصوبہ نہیں رکھتے۔“

اسی اصلاح پر جو ٹرکی کی حکومت میں عملدرآمد میں آئی ہے لکھتے ہوئے لٹنڈن کا ایک مشہور پرنسپل لکھتا ہے کہ ”عیسائی مذہب کے حامی اور پادری لوگ آئندہ جتنہ جتنے ہیں اسلامی تہذیب کے ناقابل ترقی ہو نیکی متعلق باتیں بناتے رہیں مگر پرہیزگار لڑکی ہر جتنی ہے اور انکے دھوکے میں نہیں آئیگی؟“ اغلب تو یہ ہے کہ اگر یہ واقعات لاؤڈر و مر کی کتاب کی اشاعت سے پہلے پیش آگئے ہوتے تو وہ بھی اپنے خیالات کی بہت کچھ اصلاح کر لیتے۔

مگر یقیناً کی حالت بعض اور امور پر بھی روشنی ڈالتی ہے جیسا کہ لاؤڈر و مر نے بھی اپنی کتاب کے آخری باب میں اس مقولہ کی صداقت کو تسلیم کر کے اپنی کتاب کو اس سے زمینت دی ہے۔ ”قومی بڑائی کی اصل صفات اخلاقی ہیں نہ مادی“ اب اگر اخلاقی صفات میں ٹرکی کا مقابلہ کرد و نواح کی عیسائی طاقتوں کے ساتھ کیا جائے تو وہ اس ترکی قوم سے بھی جسکے ساتھ انگریزی اصطلاح میں ”ناقابل ذکر“ کا لفظ عام طور پر مروج ہو گیا ہے بہت گری ہوئی حالت میں ثابت ہوتی ہیں عین اسوقت جب ٹرکی کے مصلحت پسندوں سے اپنے ملک کے انتظام کی اصلاح میں لگے ہوئے تھے اور ترقی کے لیے قیام پڑھا ہے تھے اور وہ اصلاح انکے نصب العین تھی جسکے لیے خود لوہ پ دے تھے شور ڈال رہا تھا تین عیسائی قوموں نے تمام اخلاقی ذمہ داریوں کو ہاتھ طاق رکھ کر صرف ٹرکی کا کچھ ملک دبا نیکی لیے اپنے تمام معاہدوں کو ٹوٹا اور کچھ پرائیویٹ طور پر وہ ٹرکی سے قرار کر چکے تھے اسکی بھی پروا نہ کی۔ اور صرف عہد شکنی ہی کی بلکہ

ٹوکی کی اصلاحات کو ضعف پہنچا نیکہ کیلئے ایسا کیا اور ایک نام یورپین جنگ پر قوموں کو آواز دہرے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ محمد شکیفی خصوصاً ایسے بڑے معاملات میں جسکا اثر قوموں اور ملکوں پر پڑتا ہو اس وقت کی وجہ لاکھوں جانیں تلف اور بہت سا ملک ویران ہو سکتا ہو نہایت گرسے پہ تو قومی اخلاق کا پتہ دیتے ہیں۔ اسطریا بلندی اور یونان کی محمد شکیفی اور بالخصوص اولیٰ ناکہ اس قابل ہے کہ اس پر ایک مضمون لکھ کر لارڈ کرومر کی کتاب کے ساتھ بطور ضمیمہ لگایا جاسکے تاکہ کتاب کو پڑھنے والا جہلماء کو کج خلعت چھوٹے چھوٹے الزامی قسے چلا کر ڈکرومر سے اپنی کتاب کے جو تیسویں باب میں بیان کیے ہیں پڑھنا پڑھنا تکسک گیا ہو اس سے مضمون کو چاہنی اہمیت میں ان تمام قصوں بہت بڑھ کر سب سے دلچسپی اور شوق سے پڑھ کر فائدہ اٹھائے۔ لارڈ کرومر نے اپنے ایک جگہ اپنی کتاب میں جہاں مصر میں پہلے عیسائیوں کا ذکر ہے اس غلطی کا بھی تذکرہ کیا ہے جسکا ارتکاب لارڈ کرومر کرتے ہیں اور جسکا ارتکاب لارڈ کرومر نے خود مسلمانوں کے تذکرہ میں کیا ہے کہ بعض وقت ایک قوم کے چند افراد کے چال چلن کی بنا پر کل قوم پر الزام لگادیا جاتا ہے جو نہیں سہا جاسکتا مگر لارڈ کرومر نہ صرف چند ناقابل التفات قصوں کی بنا پر تمام مسلمانوں کو ہی قابل الزام ٹھہرایا ہے بلکہ خود مذہب اسلام کو ارتکاب ذمہ دار قرار دیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اسطریا وغیرہ کی محمد شکیفی سے یہ نتیجہ نکالے کہ عیسائی مذہب ہی محمد شکیفی سمجھتا ہے تو لارڈ کرومر اس کی تردید نہیں کر سکتے۔ مگر ہم ان واقعات سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ لیکن لارڈ کرومر سے یہ سوال ضرور کریں کہ آیا یہ محمد شکیفی عیسائی مذہب کی تعلیم کا نتیجہ ہے یا نہیں اور آیا یہ قسم جو اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو کسی مطلب کے حصول کے لئے اس طرح بالائے طاق رکھ دینا فی الواقع بڑائی کی دعویٰ دے سکتی ہے؟ یا کہ معاہدوں کی پابندی مذہب قوموں کو اخلاقی نوڈ سے نکال دی گئی ہے بشرطیکہ وہ جنگی طاقت اس قدر رکھتی ہوں کہ معاہدہ شکیفی سے اپنی کسی غرض کو حاصل کر سکیں؟

جلسہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷

۲۸-۲۹- دسمبر کو ہوگا کارروائی ۲۶- دسمبر کو بعد از نماز ظہر یعنی ۲ ۱/۲ بجے حضرت غنیۃ المسیح کے وعظ سے شروع ہوگی۔ اور ۲۸- دسمبر کی شام کو ختم ہوگی۔ ۲۹- دسمبر کو تشیخ الاسلام کا جلسہ ہوگا جس کے متعلق سلسلہ کے اخباروں میں اور خصوصاً الحکم میں بہت سی تحریک ہو چکی ہے۔ عین احباب کی سہولت کے لیے مختص طور پر یہ امور متعلقہ کا ذکر کرتا ہوں۔

اول۔ سکرٹری صاحب صدر انجمن نے تمام احمدی جماعتوں اور احمدی احباب کی باریہ چٹھی مطبوعہ توجہ دلائی ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو اس جلسہ میں جو حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے بعد پہلا سالانہ جلسہ صدر انجمن احمدیہ کا ہر شامل ہو کر اسے کامیاب بنائیں کوشش کریں۔ دوم۔ ریل کے کرایہ میں تخفیف کے لیے اس سے پہلے بھی کئی بار کوشش کی گئی تھی مگر یہ پہلا موقع ہے کہ حکام نارنڈہ ویسٹرن ریلوے نے صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ اجلاس کے لیے تخفیف منظور کی ہے۔ اس غرض کے لیے سرٹیفکیٹ سکرٹری صدر انجمن کے دفتر میں موجود ہیں جو کنسشن سرٹیفکیٹ کہلاتے ہیں۔ ہر ایک آدمی جو جلسہ سالانہ میں شامل ہونا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ سکرٹری صاحب سے سرٹیفکیٹ طلب کرے۔

. یہ ایک سرٹیفکیٹ صرف ایک آدمی کے لیے کافی ہوگا۔ جہاں انجنین ہوں سکرٹری انجمن انڈیالے صاحبان کا اندازہ کر کے اسکے مطابق سرٹیفکیٹ منگولے۔ اس سرٹیفکیٹ میں اس شخص کا جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو پورا نام پیشہ اور پتہ درج ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے سرٹیفکیٹ میں چار خانے خالی ہیں ان میں سے بائیں طرف کے تین خانے پُر کر لینے چاہئیں۔ اور چوتھا خانہ جو دائیں طرف کا آخری خانہ ہے اور جس پر + نشان ہے خالی چھوڑنا چاہیے

نسب نقشہ ذیل

Name in full.	Occupation.	Address.	Class. & No. of Ticket issued
---------------	-------------	----------	-------------------------------

یہ خانہ خالی رہنے دو | یہاں پر اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے | یہاں پر اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے | یہاں پر اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے |

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نام وغیرہ صاف لکھا ہوا ہو اور لکھ کر کاٹنا نہیں چاہیے بلکہ غلطی ہوگا

تو نیا سرٹیفکیٹ منگو اگر خانہ پر ہی کی جاسکے۔ یہ سرٹیفکیٹ جہاں ٹکٹ ملتے ہیں وہیں پیش

کرنے پر اس سٹیشن سے ٹکٹ لے کر آنے چاہئے کہ ٹکٹ صرف ایک طرف کا لایا دینے پر مل

جائے گا۔ اس ٹکٹ میں سے آدھا ٹکٹ بٹالہ سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر کاٹ لے گا اور باقی آدھا

واپس لے جائے گا۔ اور واپس جانے کے لئے یہی ٹکٹ کام آئے گا۔ نیا ٹکٹ لینے کی ضرورت

نہ ہوگی۔ یہ رعایت تیسرے درجہ اور درمیانہ درجہ کے لئے ہوگی۔ جس تاریخ کو ٹکٹ

لیا جائے گا اس سے پندرہ دن کے اندر اندر ٹکٹ لینے والا جب چاہے واپس جاسکتا ہو

مثلاً اگر ۲۵ دسمبر کو ٹکٹ لیا ہو تو ۸ جنوری تک اس سٹیشن پر پہنچ جانا ضروری ہوگا۔

دیہات میں جہاں سرٹیفکیٹ منگوئے جائیں اور وہاں انگریزی جاننے والا کوئی نہ ہو تو چاہئے

کہ اپنا پورا نام پیشہ اور پتہ سرٹیفکیٹ کی درخواست کے ساتھ لکھ بھیجیں تاکہ اسی جگہ سے

خانہ پر ہی کر کے سرٹیفکیٹ مکمل بھیج دیا جاسکے اور اس سٹیشن کا پتہ بھی دیں جہاں سے

سوار ہونا ہو۔ سو ہم۔ چونکہ ایام جلسہ میں کیوں کی زیادہ مانگ کی وجہ سے کیوں دلے

کرایہ بڑھا دیتے ہیں اور موسم سرما کی وجہ سے بستر وغیرہ ساتھ ہوتے ہیں چرچیدل آئیے

مانع ہوتے ہیں اسلئے اس جگہ کی منتظم کمیٹی نے آئینہ والے احباب کی سہولت کے لئے یہ انتظام

کیا ہے کہ جہاں چاہیں آنا چاہیں یا ان کی سہولت کے لئے اسباب کو اسی دن قادیان پہنچانے کی

فہم داری منتظم کمیٹی ہوگی اس کی صورت یہ ہوگی کہ بٹالہ سٹیشن پر ایک جماعت ہر گاڑی کے

آئینے وقت موجود ہوگی۔ جتنے احمدی احباب اس گاڑی سے اتریں وہ اپنا اسباب

اس جماعت کے سپرد کر دیں اس کا انتظام ڈاکٹر محمد سعید خاں صاحب کے ہاتھ میں ہوگا۔ اپنا

اپنا اسباب اس جماعت کے بچہ کر کے احباب پیدل چلے آویں اور انکا اسباب اسی دن شام سے پہلے پہلے قادیان پہنچ جاوے گا۔ مگر یا انتظام یاد رکھنا چاہیے کہ صرف تین دن کے لیے ہوگا یعنی ۲۵-۲۶-۲۷۔ دسمبر۔ ان تین دنوں میں تینوں گاڑیوں پر ڈاکٹر صاحب موصوف اور دیگر احباب موجود ہونگے۔ پس تمام احباب کو اول تو کوشش کرنی چاہیے کہ ۲۶- دسمبر کو یہاں پہنچ جائیں کیونکہ ۲۷ کو بعد از دوپہر کارروائی شروع ہو جائیگی لیکن ہر حال ۲۷ سے بعد پہنچنے میں نہ صرف اجلاس میں ہی ایسے احباب حصہ دے سکیں گے بلکہ علاوہ بریں انکیفٹ بھی آٹھائیں گے۔ اسی طرح سے یہاں سے روانگی کے لیے ۲۹ دسمبر اور ۳۰ دسمبر دو دن قادیان سے ٹالا اسباب پہنچانیکا کام بھی یہی منتظم کمیٹی کریگی۔ آٹھائیں احباب کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ اپنے بستر پر یا ڈ کوئی اسباب ہو تو اس پر مضبوط کاغذ کی ایک چٹ لکھ کر ساتھ لگایوں تاکہ سائیکل دکان میں شناخت میں آرام ہو اور کوئی سبب ضائع نہ ہو۔ جو احباب خود اپنے اسباب پر چٹ لگا کر نہ لایں انہیں چاہیے کہ بتالہ میں پہنچنے سے پہلے اسباب پر چٹ لگوائیں تاکہ بعد میں کوئی دقت نہ ہو۔ ایسا ہی جو جماعتیں پہلے ہی اکٹھی ہو کر چلیں انہیں چاہیے کہ ایک کھل فرست مع نام دہتہ پہنچنے احباب کی تیار کر کے ساتھ لایں یا ریل میں تیار کر لیں اور یہ فرست بتالہ سٹیشن پر ڈاکٹر صاحب کے حوالہ کر دیں۔ چٹھا دم۔ قہر کے انتظام کیلئے انہیں ضروری ہے کہ خواہ چلنے سے پار پارنچ دن پہلے ہی ہو مگر یہاں جماعت کوئی احباب چلنے والے ہیں وہ اپنی اپنی نقد ادائیگی اطلاع دہتہ سکرٹری میں ضرور دیوں۔ تاکہ اسکے مطابق ہر ایک جماعت کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان کا انتظام کر لیا جاوے۔ اور بعد میں تکلیف نہ ہو۔ بلکہ بڑی بڑی جماعتیں اس بات کی اطلاع بھی دیں کہ وہ کس دن اور کس گاڑی میں بتالہ سٹیشن پہنچیں گی تاکہ وہاں اسباب سٹینڈ چارٹیکا انتظام آئیوا لے لیا جاوے۔ کی تعداد کے مطابق اور حسب ضرورت کیا جاوے۔ اور اسکا کہ یعنی قادیان میں کیا نہ کیا

انتظام اسکے مطابق پہلے سے کر لیا جاوے پنچھر۔ اگرچہ یہاں کے منتظم ہر طرح سے احباب کے آرام اور آسائش کے لیے جتنا تک ایسے جمعوں میں اور پھر ایسے گاؤں میں ممکن ہے کوشش کرتے ہیں اور کرینگے مگر لٹے بڑے کاموں میں پھر خصوصاً جہاں کام کرنیوالوں کی تعداد کم ہو کچھ کچھ تکلیفیں پیش آجایا کرتی ہیں۔ یہ کوشش کیجاوے گی کہ جہاں تک ممکن ہو ہر قسم کی شکایات کو رفع کیا جاوے۔ مگر پھر بھی یہ قبل از وقت عرض کر دینا ضروری ہے کہ جہاں احباب تشریف لاویں وہ خود بھی منتظرین کو دیر دینا اپنا فرض سمجھیں۔ ششتم۔ کانفرنس انجمنہ واسے احمدیہ ۲۶ دسمبر کی شام کو ہے اس میں صرف بحث ہی پیش ہوگا بلکہ مدرسہ عربی کے قیام کا اہم سوال بھی پیش ہوگا۔ اسلیئے کانفرنس میں شامل ہونیو اسے احباب ضرور ہے کہ ۲۶ دسمبر کو دوپہر یا زیادہ سے زیادہ شام تک یہاں پہنچ جاویں۔ علاوہ امور متذکرہ بالا کے غالباً کچھ اور ضروری سوالات بھی کانفرنس کے سائنس پیش ہونگے تاکہ اہم کاموں میں تمام احباب کا مشورہ ہو جائے۔ ہفتم۔ تمام احباب اپنے اپنے بستر ساتھ لاویں بستر و تکا انتظام ان ایام میں ابگاہ نہ ہو سکیگا۔ ہشتتم۔ چونکہ آنیو اسے احباب کی تعداد اسد تعالیٰ کے فضل سے امید کیجاتی ہے کہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوگی اسلیئے مجلس معتدین کو بہت سارے عارضی رہائش کی جگہ اور دیگر انتظام متعلقہ اور رہائشوں کی دعوت پر خرچ کرنا پڑے گا اسکے لیے مجلس مذکور نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک آنیو والا دوست کم از کم ایک روپیہ ان اخراجات کے لیے چندہ ادا کرے۔ جہاں سے جماعتیں آویں وہ خود اس رقم کو اپنے ساتھ لے کر احباب سے اکٹھا کر کے آتے ہی دفتر محاسب میں جو مسجد مبارک کے نیچے ہے دیدیں اور باقی احباب اپنے اپنے طور پر ابگاہ یہ روپیہ دیدیں اخراجات جلسہ کا اندازہ دو ہزار روپیہ کیا گیا ہے اور یہ سارا روپیہ اٹلج وصول نہیں ہو سکتا اس لیے علاوہ اس ایک روپیہ فی کس کے اگر کل احباب وہ رقم جو کرایہ ریل میں تخفیف ہوتی

ہے اخراجات بلکہ کیے دیے۔ جیسا کہ سال گذشتہ میں میر حامد شاہ صاحب نے
 تحریک کی تھی تو اس سے بھی بہت مدد مل سکتی ہے اور یہ اطلاع غالباً سکریٹری
 صدر انجمن احمدیہ مختلف انجنوں کو پہلے دے چکے ہیں کہ وہ اپنے اپنے ضروریات
 مقام کے روپیہ میں سے کچھ رقم اخراجات جلسہ لانہ کے لیے بہت بلدی بھیجیں۔
 نہم پچیس روپے والی تحریک جو رتے اخبار الحکم میں جا رہی ہے اسکی طرف
 اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بہت سے احباب نے توجہ کی ہے اور مجلس معتد بہت اس میں
 یہ سہولت بھی کہی ہے کہ اگر ایک شخص اپنی گروہ سے یا اپنے احباب کے اکٹھے کر کے
 پچیس روپے نہیں دے سکتا تو وہ عسعسع بلکہ عسع ویکر بھی
 اس تحریک میں شامل ہو سکتا ہے مگر یہ صورت ان احباب کے لیے ہے جو
 بڑی رقم دایا اکٹھا کر نیکی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ورنہ یوں تو جتنی پچیس ملے
 احباب بھی ایک ہزار کی تعداد میں نہ ہوں۔ اصل تجویز کا جو مدعا تھا وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔
 میں سلسلہ کے تمام پرچش اور رہمت انبیا کی خدمتیں یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس وقت
 ان لوگوں کی سی قربانیوں کا نمونہ دکھادیں جو کونقش قدم پر چلنے کا انکو دعویٰ ہے انہوں نے
 اپنے جان اور مال قربان کر دیئے ہیں کہ اپنا کچھ بھی نہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دے
 ہے۔ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة۔ حقیقت
 کسی بعد میں انبیاء کی قوم کو اس پاکتہ تم سے جہنم کے پناہ سب کچھ خدا کی راہ میں دیدیا تھا لیکن
 ہو سکتی ہے۔ مگر انکے کام ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہیں۔ اس وقت انکے جوتربانی اللہ تعالیٰ
 چاہتا ہے وہ صرف مال کی قربانی ہے۔ پس کیا تم اس قدر بھی نہیں کر سکتے۔ اور اگر یہ قربانی
 کر نیکاموہ ہم میں نہیں تو پھر یقیناً جان لینا چاہیے کہ وہ قوم جسکو اللہ تعالیٰ جاعل الذین اتبعوہ
 فوق الذین کفروہ کا وعدہ وہ قوم نہیں بلکہ کوئی اور قوم ہوگی۔ ہماری قوم ایک چھوٹی سی قوم ہے
 پس جتنی ایک ایک آدمی ہم میں ہزاروں دیو کی سا کام کر کے نہ دکھاویگا دوسروں پر غالب کی
 امید رکھنا ایک خیال بطل ہے۔ دنیا کی نظر میں تم اب تک کچھ نہیں ہو لیکن اپنے کاموں سے تم دنیا کو

جسکو اللہ تعالیٰ جاعل الذین اتبعوہ فوق الذین کفروہ کا وعدہ وہ قوم نہیں بلکہ کوئی اور قوم ہوگی۔ ہماری قوم ایک چھوٹی سی قوم ہے پس جتنی ایک ایک آدمی ہم میں ہزاروں دیو کی سا کام کر کے نہ دکھاویگا دوسروں پر غالب کی امید رکھنا ایک خیال بطل ہے۔ دنیا کی نظر میں تم اب تک کچھ نہیں ہو لیکن اپنے کاموں سے تم دنیا کو

قرآن کریم کا جدید ترجمہ فتح الحمید

قرآن کریم کا ایک نیا ترجمہ نام "فتح الحمید" مولوی فتح محمد خاں صاحب جالندھری نے حال میں کیا ہے اور اس کا ایک نسخہ ریویکیٹ میں ہے پاس بھیجا ہے۔ ریویو کرنا سبائے خود ایک بڑا نازک اور ذمہ داری کا کام ہے پھر قرآن کریم کے ترجمہ پر ریویو کرنا اور بھی مشکل ہے کیونکہ ریویو کر نیوالے کی ذمہ داری بدرجہا بڑھ جاتی ہے اور خصوصیتیں میرے لیے مشکل سے کہ اسی ترجمہ پر ریویو پر سلسلہ احمدیہ کے دونوں اخباروں میں نکل چکے ہیں جن میں سے ایک میں اپنی انکم میں اس ترجمہ کی بہت تعریف کی گئی ہے اور دوسرے یعنی بدر میں (شائد حد سے زیادہ) اسکی مذمت کی گئی ہے۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں دو مختلف پہلوؤں سے ایک ہی چیز کو دیکھنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب سلسلہ کے ایک تیسرے ریویو کر نیوالے کیلئے مشکلات ضرور ہیں۔ جو کچھ میں ذیل میں لکھتا ہوں وہ اسی طرح میری ذاتی رائے ہے جس طرح انکم میں شیخ یعقوب علی صاحب کی اور بدر میں قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی۔ شیخ صاحب موصوف کی نظر ریویو کرتے وقت فتح الحمید کی خوب پڑھتی اور قاضی صاحب کی اس کے نقصوں پر۔ میرے خیال میں قرآن کریم کی کوئی خدمت ہو ہر طرح قابل شکوری ہے۔ پس سب سے اول میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اسلام کی اور اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی خدمت کی۔ میرا ارادہ تھا کہ سارے ترجمہ کو پڑھ کر اس پر ریویو لکھتا مگر اسی اثنا میں جو واقعات پیش آئے انہوں نے مجھے فرصت نہ دی۔ میں نے متفرق مقامات سے اس ترجمہ کو دیکھا ہے۔ اور میرے نزدیک ترجمہ کی ایک بڑی بھاری خوبی اس میں موجود ہے جس کے مقابل اس میں جو کچھ بھی نقص ہوں (اور کسی انسان کا کلام ناقصوں سے خالی نہیں ہو سکتا) میں انکے ذکر کو محض نگہ بنی خیال کرتا ہوں۔ ترجمہ کے مشکلات سے وہ لوگ خوب آگاہ ہو سکتے ہیں جنہیں ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ فی الواقع کرنا پڑا ہے۔ اور چونکہ مجھے بھی اکثر ایسا اتفاق ہوتا رہا ہے گو وہ اردو سے انگریزی یا انگریزی سے اردو میں ہسی۔ مگر میں ترجمہ کنندہ کی مشکلات کا اندازہ کر سکتا ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلام کا ترجمہ کر نیوالے کی مشکلات تو بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ترجمہ کے لیے صرت ہی شرط نہیں کہ ہر ایک لفظ کا ترجمہ آجائے بلکہ جس زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اس زبان میں وہ خیال با محاورہ اور سلیس اور اگر ممکن ہو تو فصیح و بلیغ

عبارت میں ادا ہونا چاہیے اور یہ کام رعایت الفاظ سے ہو۔ ورنہ صرف ہر ایک لفظ کے نیچے اسکے
 معنی دیدیئے کافی نہیں۔ کیونکہ اس سے اکثر مطالب ضبط ہو جاتا ہے۔ مولوی فتح محمد خاں صاحب
 کا ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔ عبارت شستہ ہے۔ طرز ادا میں متانت پائی جاتی ہے۔
 اور ترجمہ کو بامحاورہ بنانے میں جو بڑا نقص مولوی نذیر احمد صاحب ولسے ترجمہ میں داخل ہو گیا
 تھا یعنی لمبی لمبی عبارتیں اپنی طرف سے بڑھادی گئی تھیں وہ نقص قطعاً اس ترجمہ میں نہیں۔
 اور ایسا ہر جہاں تک سینے دیکھا ہے جہاں تک ممکن تھا رعایت الفاظ کو ترک نہیں کیا گیا نقص
 اور غلطی سے نہ میں اس ترجمہ کو خالی قرار دیتا ہوں نہ ہی کسی اور کو جہاں تک ہو چکا ہو اور نہ ہی
 میری رائے میں یہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا ترجمہ ہو جسکے متعلق ساری دنیا اتفاق کر لے کہ وہ
 مطالب قرآنی کے ادا کرنے میں کامل طور پر صحیح ہے۔ بہر حال میں نے جہاں تک اس وقت
 اس ترجمہ کو پڑھا ہے دوسرے ترجموں سے ترجیح دیتا ہوں۔ اس میں ایک یہ بھی خوبی ہے کہ
 ہر آیت کا ترجمہ الگ ہے اور آیتوں پر اس غرض کے لئے نمبر دیدیئے گئے ہیں۔ اس سے
 نہایت آسانی سے پہلے لگ سکتا ہے کہ کس لفظ کا کیا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور عبارت اٹلج پیچیدہ
 بھی نہیں ہوتی طرح مولوی نذیر احمد خاں صاحب کے ترجمہ میں بعض جگہ ہو گئی ہے۔ اعتراض
 کہ اس پر نوٹ بہت کم دیئے گئے ہیں شاید ہر شخص کے نزدیک اعتراض نہیں کیونکہ بہت سے
 لوگ ایسے ترجمہ کے خواہاں ہیں جس میں رائے کو کم دخل ہو۔ ایسے اعتراض کہ اللہ کا ترجمہ خدا۔
 رب کا ترجمہ پروردگار۔ اہم نام کا ترجمہ ہنگو دکھا کیوں کیئے گئے ہیں اگر صحیح ہیں تو تمام ترجموں پر
 عام ہوتے ہیں شاہ ولی اللہ۔ شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے ترجموں کو سینے ان مقامات
 سے جہاں قاضی صاحب نے اعتراض کیئے ہیں دیکھا ہے وہ بھی انہی ہی نہیں۔ یہی حال حضرت
 کے ترجمہ میں قصہ کے لفظ کا ہے۔ ادنیٰ یخادعون اللہ کے ترجمہ کا ہے۔ انذار لہم ام لہ
 تنذہم اور سورہ یوسف کے مقامات ولقد همت به وهم بها جعل السقاية
 فی رحل الخیہ وغیرہ دوسرے مقامات جنہر قاضی صاحب نے اعتراض کیا ہے وہ پڑانے مروج
 ترجمہ ہیں اور رائے کوئی ترجمہ بھی خالی نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ احمدی قرآن کریم کے
 تمام ترجموں کو پڑھنا چھوڑ دیں؛ ہر یہ اس ترجمہ کا تین روپے ہے قلم حلی ہے۔ مصنف سے
 جنگا پتہ کوٹ اچھے شہر جالندھر ہے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔

کچھ اپنی نسبت

اس ورق کے ساتھ ریویو کی حوا دی میری ایڈیٹری کا ساٹواں سال ختم ہوتا ہے۔ اوگو ہر ایک ان کو اپنی زندگی میں کچھ غم اور کچھ خوشی کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں مگر میں اس رسالہ کو ایسے ذاتی حالات کے اندر غم سے بتر خیال کر کے اس میں اپنے متعلق کسی کچھ لکھنا پسند نہیں کیا۔ اور اب بھی پینچر سطر کی پختہ نال سے ہی لکھتا ہوں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قدر عرصہ میں ایک ایڈیٹر اور اسکے ناظرین کے درمیان کچھ تعلقات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ اسکے رنج و راحت میں شریک ہوں خصوصاً جہاں ایک ہی نوع کا رابطہ ان تعلقات کو پہلے سے مستحکم کیے ہوئے ہو۔ ٹھیک اس دن جب نومبر کا رسالہ ہیاں دفتر سے نکل رہا تھا میری ۲۰ نومبر کو جمعہ کے دن بوقت چار بجے صبح میری اہلیہ کا انتقال ہوا میرے کرم اور خودم شیخ رحمت احمد صاحب کے مکان پر جہاں میں انکے علاج کے لئے ٹھہرا ہوا تھا ہو گیا۔ امان اللہ والدہ انا داجیون مرحومہ (فاطمہ بیگم) ۱۷ مارچ ۱۹۸۷ء کو اسی ضلع میں بمقام شکر گڑھ پیدا ہوئی۔ اور ۱۰ اپریل ۱۹۹۰ء کو بمقام گورداسپور میرے ساتھ بیاہی گئی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۸۷ء کو تین ماہ کی تھے شہید کی بیماری کے بعد اور بائیس سال انھما کی عمر میں بمقام لاہور اپنے خدا سے جا ملی اور ۲۱ نومبر کو قادیان میں مقبرہ بشتی میں دفن ہوئی۔ سات سال اور سات ماہ کی بیاہی ہوئی زندگی میں انکے دو بچے پیدا ہوئے ہیں انکے بیٹے فطربن گئے اور ایک لڑکی رقیہ بیگم ۲۶ نومبر ۱۹۸۷ء کو پیدا ہوئی وہ انکی یادگار میرے پاس رہ گئی ہے۔ میرے بیٹے یامرخصہ صحت سے موجب خوشی تھا کہ یہ رشتہ میرے سید و اقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی کیا تھا۔ اور اپنے ہی مجھے اپنے بچوں کی طرح بیاہا تھا اپنی دکان قتیچہ تھا کہ مرحومہ میری ایسی ٹھکانا تھی کہ خود مجھے بھی حیرت ہوتی تھی۔ دوسری خوشی مجھے یہ تھی کہ جب یہ رشتہ ہوا تو اس وقت میٹر گورداسپور میں دو لاکھ شروے کر نیکے لئے سارا سامان کر لیا تھا۔ اور اسی لئے سی کے مقابلہ کے امتحان کے لئے میرا نام منظور ہو چکا تھا۔ اور جب نکاح ہوا تو اس وقت میں قادیان میں دنیا کی طرف سے خالی ہاتھ ہو کر بیٹھا ہوا تھا کہ باری نہ صرف اس وقت مرحومہ کے والد منشی نبی بخش صاحب نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خود مرحومہ نے کبھی اس بات کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا اور نہ ہی کسی پر چاہا کہ میں یہاں سے الگ ہو کر۔ انکے بیٹے دنیا کا بہت سا مال پیدا کر کے انکی کوشش کروں۔ طرح پر انہوں نے میری اس ہجرت میں میری مدد کی اور عرصہ دیر میں میری شریک حال نہ کر میری زندگی کو بہت آسائشوں سے محفوظ رکھا۔ عورتوں کو عموماً دنیا کے مال سے محبت زیادہ ہوتی ہے

مگر انوس نے اپنے خاوند کی خاطر اپنی تمام پہلی امید و نیرانی پھینک دی کہ شک نہیں ہے۔ یہ کوئی آسان بات نہیں اور مجھے
 ایسے واقعات کا علم ہے کہ جہاں بعض عورتیں دنیا کے زرو مال کو مقدم کر کے اپنے خاوند کو بھروسہ نیک
 ارادہ نہیں روک واقع ہو گئی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام بھی اسکی گواہی دیتا ہے ان من ازواجکم و
 اولادکم وعدا لکم۔ پس میں جب قدر رسالت پر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کروں کہ اس سے کہہ سکتے ہیں مجھے ایسی
 زوجہ عطا فرمائی جو دین کے کام میں میری عدم نہیں بلکہ مددگار اور ناصر بنی۔ پس بیٹے اگر کوئی خدمت دین کی
 ہے اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے کیونکہ وہ دیتوں سے آگاہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 مرحومہ بھی اس خدمت میں شامل ہے۔ اور اسی لیے بیٹے انکی وفات کا ذکر ان صفحات میں کیا ہے۔ مرحومہ
 کو غوراً اور سائیکین کی مدد کا جو ش بھی خاص طور پر دل میں مضامین تک کہ وہ مجھ سے جھپک بھی غلام کی
 مدد کرتی تھیں۔ وصیت کے اعلان پر وہ پہلے وصیت کر بیوہ لڑکی تھیں اور اپنے مال کی ایک تہائی کی وصیت
 ایام بیماری میں حضرت غلیفۃ المسیحؑ نے جس قدر پھر ہمدردی کی اسکا اظہار کر چکے ہیں میری قلم خاں سے اور ایسا
 ہی مکر میں خود ہی جناب غلیفۃ رشید الدین صاحب نے اعلان میں طرح سے کوشش کی اور عرض خدا کے لیے
 اسکی نظیر دنیا داری کے تعلقات میں کم ملتی ہے۔ اور پھر لایوں میں میرے معزز احباب جناب شیخ رحمت اللہ
 صاحب خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و اخیر
 باوجود غلام محمد صاحب و مکر میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کچھ ہمدردی کا عملی ثبوت دیا وہ میرے
 وہم و گمان سے بڑھ کر تھا اور میں حیران تھا کہ مجھے اپنی بدقسمتی سے کبھی ان لوگوں کا ساتھ کوئی نیکو کر کا فائدہ
 نہیں ملا ہاں یہ ملی جو ش محبت جو ان بزرگوں اور بھائیوں کو میرے ساتھ ہے خاصیت بہت بھیمہ اخوانا
 کا عملی ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و بڑوں کی موت سے اپنے بندوں کو آزماتا ہے جیسا کہ آیت و لنبلاکم شیئاً من الخوف
 والجوع و نقص من الاموال و الافئس و التملات میں فرماتا ہے۔ سو میں خواہ اس امتحان میں ہوجاں تعلق کے
 جو مجھ سے دوست تھا کیسا ہی ہو کہ وہ ثابت ہوا مگر یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کیلئے مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ اس
 امتحان میں سچے نکلے اللہ تعالیٰ ان سب کے جزاؤں خیر ہے۔ ہاں سب برابر نہیں جو اگر کبھی میرا حسن بننے کے باوجود
 بجا اظہار غم ہمدردی کی گزشتہ تاریخ کا اظہار اس وفا کے وقت کہ انویشتا بیکر کیلئے سبق تھا کہ دنیا کے کسی
 اخیر میں اول محب خالص صادق کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے معزز اہلکار میں فرما کر میرے
 احباب کو اس واقعہ کی اطلاع دیکر انہیں مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کو موقعہ دیا اور پھر ان تمام احباب جنہیں میں
 فرداً فرداً خط لکھ نہیں سکتا اور جنہوں نے ہمدردی کا اظہار خط لکھ کر کیا۔ اگرچہ دنیا میں عرفی طور پر بھی تحریرات اور
 ہمدردی ہوتی ہے مگر مجھے خط پڑھ کر سیر دلکشا کے خاص خوشی پہنچی کیونکہ خواہ مضمون واحد ہو مگر رنگ ہر ایک
 کا الگ ہوتا ہے اور میں ان خطوں سے واقعی فائدہ اٹھایا ہے۔

حکایت انوس نے میری مصیبت کا ذکر میری اہلیہ سے پڑھ کر میرے ساتھ ہمدردی کی

۹۰۸
که ششوار آرد و خرمن صدقه بده - بابت ماه نومبر ۱۹۰۸

خروج

تحت

1961

محلہ	۸	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰							
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶																																		

之

استاعت اسلام

21

[illegible]

جوڑ ٹانگہ

٢٤

منہجی

آر	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰
----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

بسم الله الرحمن الرحيم

۵۴

صدقات

201

[illegible]

مند فخر لکھیں کہ فرنگیوں نے قادیان ضلع گورداسپور میں بدیع القیاسی طلبہ کیلکٹ میں اس کا مطالعہ بھی تحقیقات اور
تاریخی مکتوبات اور ان کے معاصرات کی ترویج کیلئے نہایت ضروری و مشرق فرست کر کا ملک بھیجے اور ارسال خدمت ہوگی۔

افکار امداد اردو	۴۸	قاعدہ عربی اردو	۱۲	تذکرۃ الشہداء عربی اردو	۵۲	شہادۃ القرآن اردو	۴۸
البرصیہ عربی	۴۸	قرآن مجید عربی تفسیر عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء عربی	۴۸	صباح القرآن عربی	۴۸
الذکر عربی ترجمہ فارسی	۴۸	مکتبہ العبادت اردو	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	کشف الغم اردو	۴۸
یاد اللہ عربی	۴۸	نشان آسمانی عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت القرآن حقائق اردو	۴۸
پنج ارکان اسلام اردو	۴۸	واقعات مسیحیہ عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	دوم عربی	۴۸
تفسیر مبارکین عربی	۴۸	سیرۃ القرآن حقائق اول اردو	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	میکسیر یا کٹ اردو	۴۸
تفسیر قدس العربی فارسی	۴۸	دوم عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	لاہور مکتبہ اردو	۴۸
تقریر علیہ سبب عربی	۴۸	سوم عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	مشکوٰۃ الآثار عربی	۴۸
جام قہرات عربی	۴۸	چہارم عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	موسم الارض عربی	۴۸
حاکم ترجمہ فارسی	۴۸	الحدسے عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	مبادی العربیہ اردو	۴۸
مہر طبع علم اردو	۴۸	الحق لدیانہ اردو	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
سلسلہ دینیہ اردو	۴۸	دہلی عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
سلاسل القراءۃ عربی نبرا	۴۸	عجمی احمدی عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
نہایت عربی	۴۸	حسن الکلام اردو	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
نہایت عربی	۴۸	ابطال الوہیت مسیحی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
نہایت عربی	۴۸	آیات القرآن عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
آریہ دھرم اردو	۴۸	دعوت الحق عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
دشنام کا پہلا رسالہ اردو	۴۸	شرح ترمذی عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
طریق النجات نبرا	۴۸	نہایت عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
نہایت عربی	۴۸	جمہوری کامن ٹیمنی عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
نہایت عربی	۴۸	برائین احمدیہ حصہ اول اردو	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
نہایت عربی	۴۸	دوم عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
عسل مصطفیٰ اردو	۴۸	سوم عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸
مہر طبع علم اردو	۴۸	جمہوری کامن ٹیمنی عربی	۴۸	تذکرۃ الشہداء اردو	۴۸	نہایت دعوت اردو	۴۸

برائین احمدیہ کا چارم حصہ اصل نسخہ ہے جو حضرت اقدس نے شہداء میں بھیجا تھا۔ تاہم حضرت مولانا صاحب نے اس میں کئی ترمیمیں کی ہیں۔
کمل برائین احمدیہ میں میں چار حصہ بار اول کی جہی ہوئی ہے۔ یہ کہ دفتر میگزین سے مل سکتی ہے۔

تمام خط و کتابت ان کتابوں کے متعلق دفتر میگزین قادیان سے ہونی چاہیئے۔